عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۸ | ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ تا ۳ محرم ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ دسمبر ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۴۷

اسلام اور موسیقی

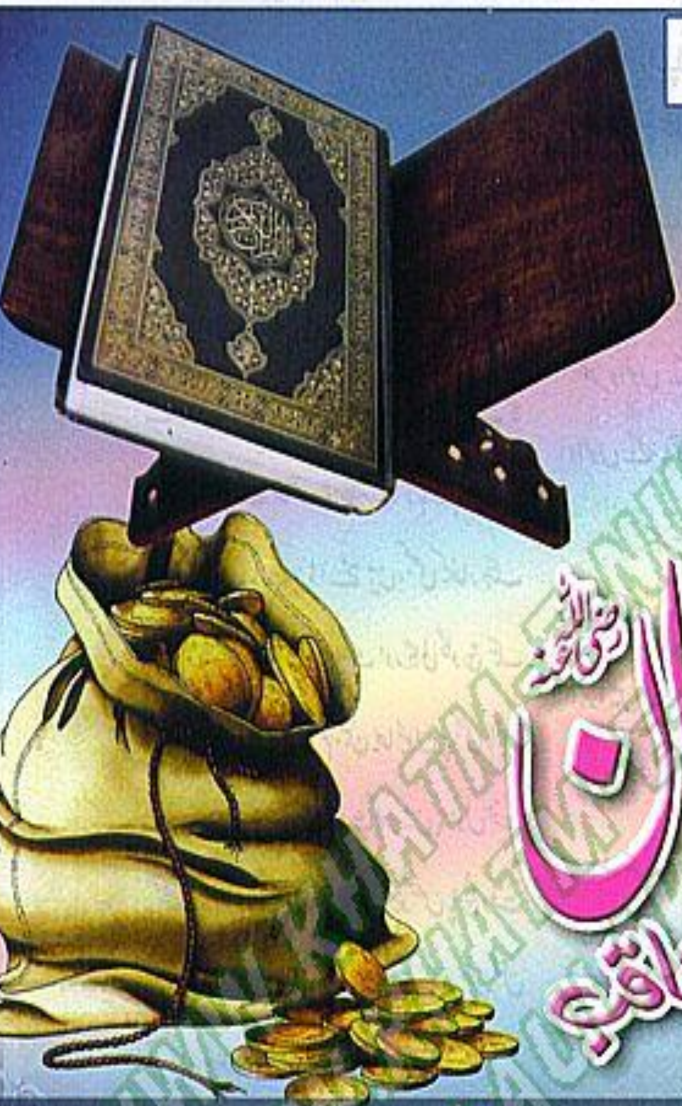

امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

فضائل و مناقب

سید ذوالکفل بخاری رحمہ اللہ

قادیانی مکر و فریب

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.or
http://www.khatm-e-nubuvwat.co

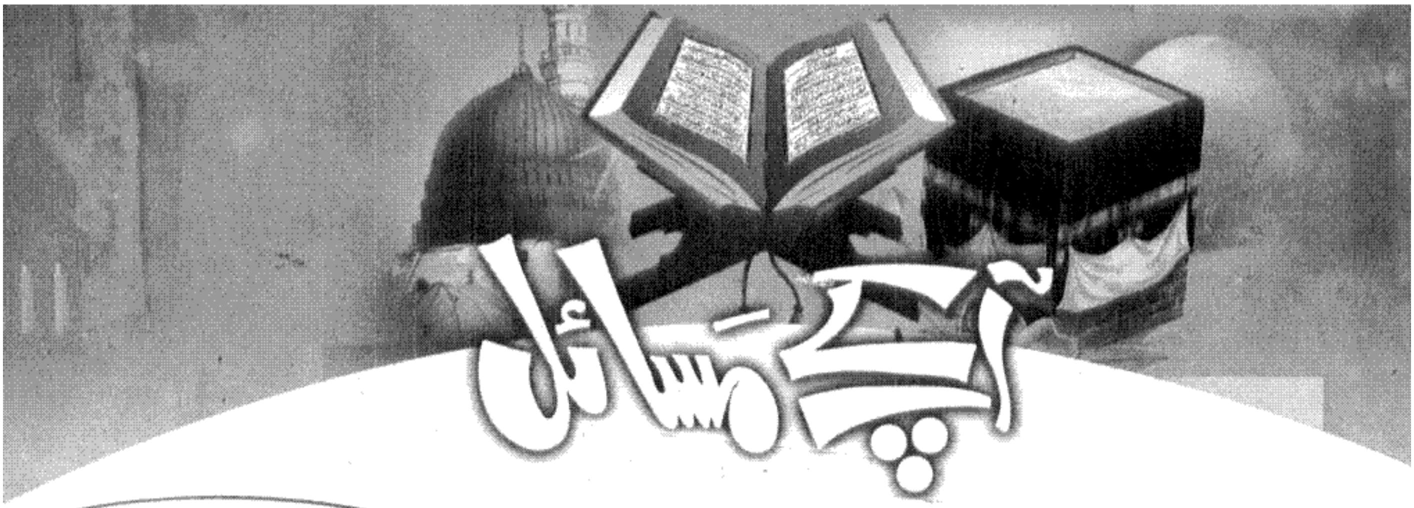

مولانا سعید احمد جلال پوری

یہ طرزِ عمل نامناسب ہے

حنا شاہ، راولپنڈی

س:...... ہمارے گھر کے تمام افراد صوم و صلوٰۃ کے مکمل پابند ہیں، لیکن والد صاحب کا رویہ گھر میں بہت جارحانہ ہے، خاص طور پر میری والدہ کے ساتھ ہتک آمیز سلوک کرتے ہیں، میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے والد صاحب کا رویہ والدہ کے ساتھ نامناسب رہا ہے، میری والدہ کو بات بات پر ڈانٹتے ہیں، کبھی کبھار ہتک آمیز رویے کے ساتھ ڈانٹ اور گالی گلوچ تک بھی ہوتی ہے، حتیٰ کہ ہم بہن بھائیوں پر بھی ہاتھ اٹھاتے ہیں، جس کے باعث گھر میں ماحول سخت کشیدہ رہتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جو شخص پانچ وقت کی نماز باقاعدگی سے ادا کرتا ہو، اس کا یہ طرزِ عمل قرآن و سنت کی روشنی میں کیسا ہے؟

ج:...... اللہ کرے آپ کے والد صاحب کو یہ جواب پڑھنے کی توفیق ہو جائے تو ان کو معلوم ہوگا کہ جوان اولاد کے سامنے بیوی کو ڈانٹنے سے ان کی اپنی حیثیت متاثر ہوگی۔ آج وہ قوت و طاقت میں ہیں کل جب وہ کمزور ہو جائیں گے تو یہی بچے ماں کے ساتھ مل کر ان سے بدلہ لیں گے، اس لئے ان کو چاہئے کہ اولاد کو باغی نہ بنائیں اور اپنے رویئے میں نرمی پیدا کریں، ان کا یہ طرزِ عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف ہے، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہوں۔

میرے بھائی! صرف نماز، روزہ کر لینا ہی دین نہیں، اخلاق و معاشرت بھی دین کے اہم اجزا میں سے ہیں، لہٰذا ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے تاہم آپ حضرات کو چاہئے کہ والدین کے معاملہ میں نہ بولا کریں وہ دونوں بڑے ہیں، ان میں سے کسی ایک کی گستاخی یا بے ادبی آپ کی دنیا آخرت کی بربادی کا سبب بن سکتی ہے۔

ہندوانہ رسم

جہاں آرا، کراچی

س:...... آج کل شادیوں میں ایک رسم عام ہو رہی ہے جو حقیقت میں ہندوؤں کا رواج ہے یعنی لڑکی کی رخصتی کے وقت پیچھے سے چاول پھینکتے ہیں، اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ اس رسم کو اپنانے والے کے بارے میں آخرت میں کیا سزا ہے؟

ج:...... جیسا کہ آپ نے لکھا ہے یہ ہندوؤں کی رسم ہے، اس لئے ناجائز ہے، کیونکہ اسلام میں ایسی کسی رسم کا کوئی وجود نہیں ہے اور اسلام تو مسلمانوں کو غیر اقوام سے مشابہت اختیار کرنے سے منع کرتا ہے، لہٰذا اس ہندوانہ رسم کو ترک کر دینا چاہئے۔

نماز وتر میں تاخیر کرنا

ادیب خانم، کراچی

ج:...... اگر تہجد کے وقت اٹھنے کا یقین ہو تو اس وقت تک وتر میں تاخیر کرنا افضل ہے۔ جہاں تک ساری رات نوافل اور نماز کے ثواب کا تعلق ہے تو وہ تو رات کو عشا باجماعت اور فجر باجماعت پڑھنے پر بھی مل جاتا ہے تاہم افضل یہ ہے کہ تہجد کا معمول بنائے اور تہجد کے بعد وتر کی نماز پڑھے، پھر فجر کی نماز باجماعت پڑھے، یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۸ ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ تا ۳ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ دسمبر ۲۰۰۹ء شمارہ: ۴۷

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

زندگی ناموس رسالت پر قربان!	۵	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
امیر المومنین حضرت عثمان بن عفانؓ	۷	مولانا محمد رمضان لدھیانوی
تہذیب و تمدن پر قرآن کریم کے اثرات (۲)	۱۰	جلیس سلاسل
سیرت النبیؐ کی تازگی	۱۳	مولانا محمد ازہر
اسلام اور موسیقی	۱۶	مولانا عبدالکریم
قادیانی مکر و فریب	۱۹	مولانا عبدالعزیز اشاری
چراغ عشق کی لو	۲۱	مولانا شعیب فردوس
حنا کیا ہے؟	۲۲	اہلیہ محمد نعمان سنگھانوی
چار روزہ ختم نبوت کورس کا پروگرام	۲۴	مولانا قاضی احسان احمد

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ ۴۵۰ روپے
چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث — گزشتہ سے پیوستہ

قیامت کے حالات

حساب اور بدلے کا دن

یعنی بندے کو اپنی عمر، اپنے مال، اپنے علم اور اپنی بدنی قوتوں کے بارے میں جواب دہی کرنی ہوگی کہ آیا ان تمام چیزوں کا استعمال صحیح ہوا یا غلط؟ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق ہوا یا ان کے خلاف؟

حساب و کتاب کا مرحلہ بہت ہی دُشوار ہے، اگر آدمی اپنی زندگی کے ایک دن کا حساب چکانے بیٹھے تو سوچا جاسکتا ہے کہ اس میں کتنی پریشانی ہوگی! اور یہاں تو ایک آدھ دن کا قصہ نہیں بلکہ پوری زندگی کا حساب چکانا ہوگا، یہ ایسی ہولناک حقیقت ہے کہ اس کے تصور ہی سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، لیکن ہماری غفلت لائقِ تعجب ہے کہ مسکین انسان کو حساب و کتاب کا یہ مرحلہ پیش آنے والا ہے مگر وہ نشۂ غفلت میں مدہوش اس ہوش رُبا مرحلے سے بالکل غافل اور بے خبر ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو یوم الحساب کے آنے سے پہلے اپنا میزانیہ دُرست کرلیں، اپنے نفع و نقصان کا موازنہ کریں، اور جو لغزشیں اور کوتاہیاں سرزد ہوگئی ہیں، مرنے سے پہلے ان کا کچھ تدارک کرلیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے حال پر نہایت شفقت ہے کہ جو اِمتحانی پرچا اسے قیامت کے دن حل کرنا ہے، اور جن چیزوں کا حساب بے باق کرنا ہے، اس کی اطلاع پہلے سے کردی، تاکہ ہر شخص فکرمندی کے ساتھ اس کی تیاری کرے اور اسے وقت پر پریشانی کا سامنا نہ ہو، حق تعالیٰ شانہٗ اپنی رحمت و عفو سے اس دن کی پریشانیوں سے محفوظ فرمائیں، اور ہمارے عجز و ضعف پر نظر فرماکر ہمارے عیوب کو اپنی مغفرت سے ڈھانک لیں۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں مفلس وہ شخص کہلاتا ہے جس کے پاس روپیہ پیسہ اور مال و متاع نہ ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر ایسی حالت میں آئے گا کہ کسی کو گالی دی تھی، کسی پر تہمت لگائی تھی، کسی کا مال کھایا تھا، کسی کا خون بہایا تھا، کسی کو مارا پیٹا تھا، پس یہ تمام لوگ اپنے حقوق کا بدلہ اس کی نیکیوں سے وصول کریں گے، اس کے ذمے جو لوگوں کے حقوق ہیں، اگر ان کے پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو اہلِ حقوق کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔" (ترمذی ج:۲ ص:۶۴)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دُوسری حدیث میں منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس کے ذمے اس کے بھائی کا کوئی غصب کردہ حق ہو، خواہ اس کی عزّت و آبرو کے متعلق، یا اس کے مال کے متعلق، تو وہ اس کے پاس جاکر اس سے معاف کرالے، اس سے قبل کہ وہ (قیامت کے دن ان حقوق کی وجہ سے) پکڑا جائے، اور وہاں کوئی دِرہم و دِینار تو ہوگا نہیں، (صرف نیکی اور بدی کا سکہ چلے گا اور انہی کے ذریعے وہاں حقوق کی ادائیگی ہوگی) پس اس شخص کے پاس اگر کچھ نیکیاں ہوئیں تو

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اس کی نیکیوں سے معاوضہ لیا جائے گا، اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو لوگ (اپنے حقوق کے بدلے میں) اس پر اپنے گناہ ڈال دیں گے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۶۴)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک تیسری حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: قیامت کے دن اہلِ حق کو ان کے حق دِلائے جائیں گے، یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ بکری کا بدلہ دِلایا جائے گا۔" (ترمذی ج:۲ ص:۶۴)

قیامت کا دن عدل و انصاف کا دن ہے، دُنیا میں اگر کسی کا حق کسی کے ذمے رہ گیا تھا تو قیامت کے دن ہر صاحبِ حق کو اس کے حق کا معاوضہ دِلایا جائے گا۔ اور چونکہ وہاں نہ روپیہ پیسہ ہوگا، نہ کوئی اور سامان کسی کے پاس ہوگا، اس لئے حقوق کا معاوضہ نیکیوں اور بدیوں کی شکل میں دِلایا جائے گا، یعنی جس کے ذمے کسی کا کوئی حق باقی ہوگا اس کی قیمت لگاکر اس شخص کی اتنی نیکیاں صاحبِ حق کو دِلائی جائیں گی۔ اور جب اس کی نیکیاں ختم ہوجائیں گی تو اصحابِ حقوق کے اتنے گناہ اس کے ذمے ڈالے جائیں گے، اس شخص کے مفلس ہونے میں کیا شک ہے جس کی عمر بھر کی کمائی دُوسرے لوگ لے جائیں، اور جب وہ خالی ہاتھ ہوجائے تو لوگ اپنا بوجھ بھی اس کے ذمے ڈال دیں، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصیت فرماتے ہیں کہ اگر کسی کا حق کسی کے ذمے واجب ہو تو دُنیا ہی میں اسے ادا کردے یا معاف کرالے تاکہ قیامت کے دن کی رُسوائی اور مطالبے سے بچ جائے۔ (جاری ہے)

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAOLAK.INFO

اداریہ

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

زندگی ناموس رسالت پر قربان!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

حق و باطل اور ہدایت و ضلالت کا باہمی ٹکراؤ ابتدائے آفرینش سے جاری ہے۔ حق اور ہدایت کا منبع و مرکز ہر دور میں انبیاء کرام علیہم السلام کی ذات گرامی رہی ہے۔ ہر دور میں جو شخص ذات نبوت سے وابستہ ہوا وہ فلاح پا گیا۔ اور جو ذات نبوت سے وابستہ نہ ہوا وہ مردود ونا کام ہو گیا۔ اللہ رب العزت نے مقصود کائنات اور وجہ تخلیقِ عالم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو بنایا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین ورحمۃ للعالمین کے اعزاز سے نوازے گئے۔ اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعزاز خاتم النبیین کو ثابت اور واضح کرنے کے لئے ایک سو سے زائد آیات کریمہ نازل فرمائیں اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے دو سو سے زائد احادیث ارشاد فرمائیں۔ اُمت کا سب سے پہلا اجماع عہد صدیقی میں عقیدہ ختمِ نبوت پر ہوا، چونکہ یہ عقیدہ دین کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے، اس عقیدہ پر پورے دین کی عمارت استوار ہے، اس عقیدہ میں اُمتِ مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے، اس لئے چودہ سو سال سے امت اس عقیدہ کے بارے میں کبھی بھی دورائے کا شکار نہیں ہوئی، بلکہ جس وقت بھی کسی نے اس عقیدہ کے خلاف کوئی نظریہ گھڑا، اُمت نے اسے سرطان کی طرح اپنے جسم سے کاٹ کر پھینک دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے زمانے میں پیدا ہونے والے جھوٹے مدعیان نبوت کا استیصال کر کے امت مسلمہ کو عملی نمونہ پیش فرمادیا۔ چنانچہ اسود عنسی کے استیصال کے لئے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو، اور طلیحہ اسدی کے مقابلے میں حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔ اُمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک عمل کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنایا خیر القرون کے زمانے سے لے کر آج تک اُمت اس سے غافل نہیں ہوئی۔ اب آپ حضرات کے سامنے ختمِ نبوت کے تحفظ کا اعزاز اولیت حاصل کرنے والوں کا ایک سرسری اور اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جہاں پہلے صحابیٔ رسول اور پہلے خلیفۂ رسول تھے، وہاں آپ پہلے محافظین ختم نبوت کے امیر ہیں جنہوں نے سب سے پہلے سرکاری اور حکومتی سطح پر عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی کر کے منکرین ختمِ نبوت کا استیصال کیا۔

حضرت ابومسلم خولانیؒ جن کا نام عبداللہ بن ثوب ہے، اور یہ اُمتِ محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے وہ جلیل القدر بزرگ ہیں جن کے لئے

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

اللہ تعالیٰ نے آگ کو اسی طرح بے اثر فرمادیا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آتش نمرود کو گلزار بنادیا تھا۔ جس وقت جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی نے اپنی نبوت کا انکار سن کر ان کو آگ میں ڈالا اور یہ زندہ آگ سے بچ کر باہر نکل آئے، اس لحاظ سے یہ پہلے مجاہد ختم نبوت ہوئے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ حیات میں یمن وغیرہ کے نگران حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے، اسود عنسی نے دعویٰ نبوت کر کے اپنا جتھہ بنالیا تھا، حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے اسود عنسی کو قتل کیا، اس لحاظ سے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ پہلے غازی ختم نبوت ہیں۔

حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کو مسیلمہ کذاب کے لوگ پکڑ کر لے گئے، مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ: ''کیا آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العزت کا رسول مانتے ہیں؟'' جواب دیا: ''ہاں مانتا ہوں!'' مسیلمہ کی جھوٹی نبوت کا انکار کرنے پر مسیلمہ نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرا کر قتل کردیا تو اس اعتبار سے سب سے پہلے شہید ختم نبوت ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

حضرت عبداللہ بن وہب الاسلمی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت عمان میں تھے، آپ کی وفات کی خبر سن کر روانہ ہوئے، راستے میں مسیلمہ کذاب نے ان کو گرفتار کرلیا، اس نے اپنی نبوت آپ پر پیش کی تو آپ نے تسلیم کرنے سے انکار کردیا، مسیلمہ کذاب نے اس جرم کی پاداش (ختم نبوت پر ثابت قدمی) میں ان کو جیل میں ڈال دیا۔ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب پر حملہ کیا تو حضرت عبداللہ بن وہب الاسلمیؓ جیل سے نکل کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے لشکر کے اس حصے میں جا کر شامل جہاد ہوئے جو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی کمان میں جنگ کر رہا تھا۔ اس لحاظ سے حضرت عبداللہ بن وہب رضی اللہ عنہ کو ختم نبوت کی خاطر سب سے پہلے گرفتار ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ (طبقات ابن سعد حصہ چہارم ص:۲۹۹ اردو)

تاریخ اسلامی کی چند ایک نمایاں شخصیات کا تذکرہ آپ نے پڑھا کس قدر حمیت وغیرت ناموس رسالت سے متعلق ان میں موجود تھی سب کچھ قربان کرنا ان کے لئے آسان تھا مگر ناموس رسالت سے بے وفائی اس کا تصور ان کے لئے محال تھا، آج بھی اس پرفتن دور میں ضرورت ہے اس امر کی کہ سارقین ختم نبوت کا تعاقب جاری رکھا جائے اور گلشن محمدی کی آبیاری اپنی کل متاع قربان کر کے کی جائے۔

آیئے! ہم سب عہد کریں کہ جب تک جان میں جان ہے، زندگی کی ساری بہاریں ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

دعائے صحت کی اپیل

دارالعلوم کراچی کے استاد، مولانا قاری عبدالملک صاحب عارضہ قلب کے سبب صاحب فراش ہیں۔ گزشتہ دنوں ان کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ الحمدللہ! روبصحت ہیں۔ تمام قارئین ختم نبوت سے اپیل ہے کہ حضرت قاری صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت وعافیت نصیب فرمائیں۔ آمین۔

اَمیرُالمُؤمِنِین عُثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

فضائل و مناقب

مولانا محمد رمضان لدھیانوی

> خلیفہ ثالث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جنہوں نے مسلمانوں کے لئے بئر رومہ خرید کر وقف کیا، غزوہ تبوک کے موقع پر تین سو اونٹ مع ساز و سامان فی سبیل اللہ پیش کئے، مسجد نبوی کی توسیع کے لئے قطعہ اراضی خرید کر مسجد میں شامل کیا

حضرت عبدالرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسے وقت حاضر ہوا جبکہ آپ (منبر پر تشریف فرما تھے اور) جیش عسرہ (غزوۂ تبوک) کے لئے مدد کرنے کی لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے تو عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! میرے ذمہ ہیں سو اونٹ، مع نمدوں اور کجاووں کے (یعنی میں سو اونٹ پیش کروں گا مع پورے ساز و سامان) فی سبیل اللہ (حدیث کے راوی عبدالرحمن بن خباب بیان کرتے ہیں) کہ اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کی مدد کے لئے لوگوں کو ترغیب دی تو پھر عثمان کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! میرے ذمہ ہیں (مزید) دو سو اونٹ مع نمدوں اور کجاووں کے فی سبیل اللہ، اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کی امداد کے لئے اپیل فرمائی اور ترغیب دی تو پھر (تیسری مرتبہ) عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ ہیں (مزید) تین سو اونٹ مع نمدوں اور کجاووں کے فی سبیل اللہ (عبدالرحمن بن خباب کہتے ہیں کہ) میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر رہے تھے اور فرماتے تھے: "ما علی عثمان ما عمل بعد ھذہ"... یعنی عثمان اپنے اس عمل اور اس مالی قربانی کے بعد جو بھی کریں، اس سے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا... یہ بات آپ نے مکرر ارشاد فرمائی۔ (جامع ترمذی)

حضرت عبدالرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جیش عسرہ (غزوۂ تبوک) کے لئے ضروریات کا انتظام اور سامان کر رہے تھے تو عثمان رضی اللہ عنہ اپنی آستین میں ایک ہزار دینار (اشرفیاں) لے کر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ڈال دیں (عبدالرحمن بن سمرہ کہتے ہیں) میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان اشرفیوں کو اپنی گود میں الٹ پلٹ رہے تھے اور آپ نے دو مرتبہ فرمایا: "ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم"... یعنی آج کے دن کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ جو کچھ بھی کریں اس سے ان کو کوئی ضرر اور نقصان نہیں پہنچے گا... (مسند احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب (حدیبیہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کے لئے ارشاد فرمایا تو اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد اور سفیر کی حیثیت سے مکہ گئے ہوئے تھے، تو ان سب لوگوں نے (جو اس وقت موجود اور حاضر تھے) بیعت کرلی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ عثمان (اس وقت یہاں نہیں ہیں) اللہ کے اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کام سے مکہ گئے ہوئے ہیں (اگر وہ یہاں ہوتے تو تم سب کے ساتھ وہ بھی بیعت کرتے، اب میں خود ان کی طرف سے بیعت کرتا ہوں) پھر آپ نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قائم مقام کی حیثیت سے) اپنا ایک دست مبارک اپنے ہی دوسرے دست مبارک پر رکھا (جس طرح بیعت میں ہاتھ پر ہاتھ رکھا جاتا ہے، آگے حدیث کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ جو خود بیعت کرنے والوں میں تھے کہتے ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک جس سے آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کی وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں ان دوسرے تمام لوگوں کے ہاتھوں سے بہتر تھا، جنہوں نے خود اپنی طرف سے بیعت کی تھی۔ (جامع ترمذی)

حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (انہوں نے بیان کیا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے (ایک خطاب میں) سنا، آپ نے اپنے بعد امت میں برپا ہونے والے کچھ فتنوں کا ذکر

فرمایا اور ان کو قریب ہی میں واقع ہونے والے فتنے بتلایا۔ اسی وقت ایک شخص سر سے کپڑا اوڑھے ہوئے سامنے سے گزرا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ شخص آنے والے فتنوں کے دنوں میں طریقہ ہدایت اور راہ راست پر ہوگا (حدیث کے راوی مرہ بن کعب کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ بات سن کر) اس شخص کی طرف چلا (تاکہ دیکھ لوں کہ وہ کون ہے) دیکھا تو عثمانؓ بن عفان تھے میں نے ان کا چہرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کیا وہ یہی ہیں؟ (جن کے بارے میں آپؐ نے فرمایا ہے کہ وہ فتنے کے زمانے میں ہدایت اور راہ راست پر ہوں گے؟) آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ہاں! (یہی وہ ہیں)۔ (الترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں مدینے کے ایک باغ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو ایک شخص آئے اور انہوں نے دروازہ کھلوانا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لئے دروازہ کھول دو اور ان کو جنت کی خوشخبری دو، تو میں نے اس شخص کے لئے دروازہ کھول دیا تو دیکھا کہ وہ ابوبکرؓ ہیں، میں نے ان کو جنت کی بشارت دی تو اس پر انہوں نے اللہ کی حمد کی (اور شکر ادا کیا) پھر ایک اور شخص آئے اور انہوں نے بھی دروازہ کھلوانا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ان کے لئے دروازہ کھول دو اور جنت کی خوشخبری دو، ایک بڑی مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی (تو میں نے دروازہ کھول دیا) تو دیکھا کہ وہ عثمانؓ ہیں تو میں نے ان کو وہ بتلا دیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو انہوں نے اللہ کی حمد کی (اور شکر ادا کیا) پھر کہا اللہ المستعان (یعنی آنے والی مصیبت کے لئے میں اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں)۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

ثمامہ بن حزم قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر پر اس وقت حاضر تھا، جب انہوں نے بالاخانے کے اوپر سے (اپنے گھر کا محاصرہ کرنے والے باغیوں، بلوائیوں سے خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: کہ میں تمہیں اللہ کا اور اس کے دین حق اسلام کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں، کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو وہاں بئر رومہ کے علاوہ شیریں پانی کا کوئی کنواں نہ تھا (اور وہ ایک یہودی کی ملکیت تھا، وہ اس کا پانی جس قیمت پر چاہتا بیچتا تھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) ارشاد فرمایا کہ: ''کون اللہ کا بندہ ہے، جو بئر رومہ کو خرید کر سب مسلمانوں کو اس سے پانی لینے کی اجازت دے دے (یعنی عام مسلمانوں کے لئے وقف کر دے) تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کو اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔'' تو میں نے اس کو اپنے ذاتی مال سے خرید لیا (اور وقف کر دیا) اور آج تم لوگ مجھے اس کا پانی پینے سے روکتے ہو؟ جس کی وجہ سے میں سمندر کا (سا کھاری) پانی پینے پر مجبور ہوں، تو اس کے جواب میں ان لوگوں نے کہا: ''اللھم نعم'' (یعنی اے اللہ! ہم جانتے ہیں کہ عثمان کی یہ بات صحیح ہے) اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کا اور اس کے دین حق اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بنوائی ہوئی مسجد نمازیوں کے لئے تنگ ہو گئی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) ارشاد فرمایا: ''کون اللہ کا بندہ ہے جو فلاں گھرانے کے قطعہ زمین کو (جو کہ مسجد کے برابر میں تھا) خرید کر ہماری مسجد میں شامل کر دے تو اللہ اس کو جنت میں اس سے بہتر قطعہ عطا فرمائے گا۔'' تو میں نے اس کو اپنے ذاتی مال سے خرید لیا (اور مسجد میں شامل کر دیا) اور آج تم لوگ مجھے اس بات سے روکتے ہو کہ میں اس میں دو رکعت نماز پڑھ سکوں؟... تو ان لوگوں نے کہا: ''اللھم نعم''... اے اللہ! بے شک ہم یہ بات جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ قطعہ زمین خرید کر مسجد میں شامل کیا تھا۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے غزوۂ تبوک کے لشکر کے لئے اپنے مال سے سازو سامان کیا تھا؟ ان لوگوں نے کہا: ''اللھم نعم'' (اے اللہ! ہم یہ بات بھی جانتے ہیں) اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں اللہ کا اور اس کے دین حق اسلام کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارے علم میں یہ بات ہے کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے جبل ثبیر پر تھے اور آپؐ کے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تھے اور میں بھی تھا، پہاڑ حرکت کرنے لگا، یہاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) اُحد پہاڑ پر چڑھے اور ابوبکر و عمر و عثمان (بھی آپ کے ساتھ تھے) اُحد پہاڑ ان کی وجہ سے کانپنے لگا (اور اس میں حرکت پیدا ہو گئی) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا، ساکن ہو جا اس وقت تیرے اوپر اللہ کا ایک نبی ہے اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔ (صحیح بخاری)

تک کہ اس کے پتھر اوپر سے نیچے کی جانب نشیب میں گرنے لگے، تو آپؐ نے ثبیر پہاڑ پر اپنا قدم مبارک زور سے مارا اور فرمایا: ”اسکن ثبیر“ (اے ثبیر ساکن ہو جا) کیونکہ اس وقت تیرے اوپر ایک نبی ہے اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں... تو ان لوگوں نے کہا: ”اللھم نعم“ (خداوند یہ واقعہ بھی ہمارے علم میں ہے) اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! ان لوگوں نے بھی گواہی دی، اسی کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے رب کعبہ کی میں شہید (ہونے والا) ہوں، یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ (جامع ترمذی، سنن دارقطنی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) اُحد پہاڑ پر چڑھے اور ابوبکر و عمر و عثمان (بھی آپ کے ساتھ تھے) اُحد پہاڑ ان کی وجہ سے کانپنے لگا (اور اس میں حرکت پیدا ہوگئی) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا، ساکن ہو جا اس وقت تیرے اوپر اللہ کا ایک نبی ہے اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔ (صحیح بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) عثمان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے عثمان! امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک خاص قمیص پہنائے گا تو اگر لوگ اس قمیص کو تم سے اتروانا چاہیں تو ان کے کہنے سے تم اس کو نہ اتارنا... (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

ابو سہلہ سے روایت ہے کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا اور وہ شہید کئے گئے اسی دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بتلایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک خاص وصیت فرمائی تھی، میں نے صبر کے ساتھ اس وصیت پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے... (جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (ایک دن اپنے خطاب میں) ایک عظیم فتنہ کا ذکر فرمایا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بندہ اس فتنہ میں مظلومیت کے ساتھ شہید ہوگا۔ (جامع ترمذی)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ

حضرت عبداللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (ایک دن اپنے خطاب میں) ایک عظیم فتنہ کا ذکر فرمایا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بندہ اس فتنہ میں مظلومیت کے ساتھ شہید ہوگا۔ (جامع ترمذی)

غلام مسلم ابن سعید سے روایت ہے کہ (جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے اس دن) انہوں نے بیس غلام آزاد کئے اور سراویل (پاجامہ) منگوایا (اور پہنا) اور اس کو بہت مضبوط باندھا اور اس سے پہلے بھی نہ زمانہ جاہلیت میں (یعنی اسلام لانے سے پہلے) پہنا تھا اور نہ اسلام لانے کے بعد بھی پہنا تھا اور فرمایا کہ میں نے گزشتہ رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپؐ کے ساتھ ابوبکرؓ و عمرؓ کو بھی، ان حضرات نے مجھ سے فرمایا کہ عثمان! صبر پر قائم رہو تم کل ہمارے پاس روزہ افطار کرو گے۔ اس کے بعد آپ نے مصحف (قرآن مجید) منگوایا اور اس کو سامنے رکھ کر کھولا (اور تلاوت شروع کر دی) پھر آپ اسی حال میں شہید کئے گئے کہ مصحف آپ کے سامنے تھا۔ (مسند احمد، مسند ابو یعلیٰ موصلی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے جس شخص نے سب سے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی وہ عثمان بن عفان تھے وہ اپنی اہلیہ محترمہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا) کو ساتھ لے کر حبشہ کے لئے روانہ ہوگئے (پھر طویل مدت تک) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملی تو آپ باہر تشریف لے جاتے اور خبر معلوم ہونے کا انتظار فرماتے اور کہیں سے خبر حاصل ہونے کی کوشش فرماتے تو قبیلہ قریش کی ایک خاتون ملک حبشہ سے (مکہ) آئی تو آپؐ نے اس سے (ان کے بارے میں) دریافت فرمایا: تو اس نے کہا: اے ابو القاسم! میں نے ان دونوں کو دیکھا ہے، آپؐ نے دریافت فرمایا: تم نے ان کو کس حال میں دیکھا؟ تو خاتون نے کہا کہ میں نے عثمانؓ کو دیکھا انہوں نے (آپ کی صاحبزادی) رقیہ کو آہستہ چلنے والے ایک حمار پر سوار کر دیا تھا اور وہ خود پیدل پیچھے چل رہے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ رہے (اور ان کی حفاظت فرمائے) اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ (اللہ کے پیغمبر) لوط (علیہ السلام) کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر اللہ کی طرف ہجرت کی ہے۔

(معجم کبیر طبرانی، بیہقی، ابن عساکر)

☆☆..................☆☆

اں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف بھی سچی گواہی دینے کا حکم:

گی۔'' (المائدہ:۵۶)

عیسائیوں سے دوستی کی اجازت:

''اور ایمان والوں میں سب سے

''اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں قول وقرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو، حالانکہ تم اللہ کو

گزشتہ سے پیوستہ

تہذیب وتمدن پر قرآن کریم کے اثرات

''اے ایمان والو! عدل وانصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور اللہ کی خوشنودی کے لئے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ، گو وہ خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا اپنے ماں باپ کے یا رشتہ دار عزیزوں کے، وہ شخص اگر امیر ہو یا فقیر ہو تو دونوں کے ساتھ اللہ کو زیادہ تعلق ہے، اس لئے تم خواہش نفس کے پیچھے پڑ کر انصاف نہ چھوڑ دینا اور اگر تم نے کج بیانی یا پہلو تہی کی تو جان لو کہ جو کچھ تم کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔'' (النساء:۱۳۵)

غصہ میں بھی معاف کرنے کا حکم:

''اور جو شخص صبر کرے اور معاف کردے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔'' (الشوریٰ:۴۳)

''غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان نیک کاروں سے محبت کرتا ہے۔'' (آل عمران:۱۳۴)

مسلمانوں سے دوستی کرنے کا حکم:

''اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مسلمانوں سے دوستی کرے، وہ یقین مانے کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غالب رہے

زیادہ دوستی کے قریب آپ یقیناً انہیں پائیں گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ (عیسائی) کہتے ہیں، یہ اس لئے کہ ان میں علماء اور عبادت کے لئے گوشہ نشین افراد پائے جاتے ہیں اور اس وجہ سے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔'' (المائدہ:۸۲)

دوست ملک کے فرد کے قتل پر معاوضہ

جلیس سلاسل

دینے کا حکم:

''اور اگر مقتول اس قوم سے ہو کہ تم میں اور ان میں عہد وپیمان ہے تو خون بہا لازم ہے، جو اس کے کنبے والوں کو پہنچایا جائے اور ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا بھی (ضروری ہے)۔'' (النساء:۹۲)

دوستی کا حق ادا کرنے والے ممالک سے تعلقات کو برقرار رکھنے کا حکم:

''بجز ان مشرکوں کے جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے اور انہوں نے تمہیں ذرا سا بھی نقصان نہیں پہنچایا نہ کسی کی تمہارے خلاف مدد کی ہے تو تم بھی ان کے معاہدے کی مدت ان کے ساتھ پوری کرو، اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔'' (التوبہ:۴)

اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو، تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اس کو بخوبی جان رہا ہے۔'' (النحل:۹۱)

''تم اللہ کے عہد کو تھوڑے مول کے بدلے نہ بیچ دیا کرو، یاد رکھو اللہ کے پاس کی چیز ہی تمہارے لئے بہتر ہے بشرطیکہ تم میں علم ہو۔'' (النحل:۹۵)

غیر مسلموں کی منافقت سے ہوشیار رہنے کا حکم:

''ان کے وعدوں کا کیا اعتبار، ان کا اگر تم پر غلبہ ہو جائے تو نہ یہ قرابت داری کا خیال کریں نہ عہد وپیمان کا، اپنی زبانوں سے تم کو پرچائے جا رہے ہیں، لیکن ان کے دل نہیں مانتے ان میں سے اکثر تو فاسق (بدکار) ہیں۔'' (التوبہ:۸)

''یہ تو کسی مسلمان کے حق میں کسی رشتہ داری کا یا عہد کا مطلق لحاظ نہیں کرتے، یہ ہیں حد سے گزرنے والے۔'' (التوبہ:۱۰)

آپس میں ایک دوسرے کو برائیوں سے روکنے کا حکم:

''آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے، روکتے نہ

تھے جو کچھ بھی یہ کرتے تھے، یقیناً وہ بہت بُرا تھا۔" (المائدہ:۷۹)

ماں، باپ، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، دوستوں، عزیز پڑوسیوں، اجنبی پڑوسیوں، عزیزوں، غلاموں، کنیزوں، مسافروں سے حسن سلوک کا حکم:

"اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے، یتیموں سے اور مسکینوں سے قرابت دار ہمسائے سے اور اجنبی ہمسائے سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔" (النساء:۳۶)

"اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اس طرح قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور لوگوں کو بھی باتیں کہنا۔" (البقرہ:۸۳)

"اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں (ہاں) مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو (تو کر سکتے ہیں) یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے۔" (الاحزاب:۶)

"یہی وہ ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دے رہا ہے، جو ایمان لائے اور (سنت کے مطابق) نیک عمل کیے تو کہہ دیجئے کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر رشتہ داروں سے محبت چاہتا ہوں، جو شخص کوئی نیکی کرے، ہم اس کے لئے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے، بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدردان ہے۔" (الشوریٰ:۲۳)

"اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں، مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔" (الدھر:۸)

"ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے کھلاتے ہیں، نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکرگزاری۔" (الدھر:۹)

"پس انہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن کی بُرائی سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی۔" (الدھر:۱۱)

"اور انہیں صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔" (الدھر:۱۲)

"یہ وہاں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ جاڑے کی سختی۔" (الدھر:۱۳)

"ان جنتوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے (میوے اور) گچھے نیچے لٹکائے ہوئے ہوں گے۔" (الدھر:۱۴)

"اور ان پر چاندی کے برتنوں اور جاموں کا دور کرایا جائے گا جو شیشے کے ہوں گے۔" (الدھر:۱۵)

"شیشے بھی چاندی کے جن کو (ساقی نے) اندازے سے ناپ رکھا ہوگا۔" (الدھر:۱۶)

"اور انہیں وہاں وہ جام پلائے جائیں گے، جن کی آمیزش زنجبیل کی ہوگی۔" (الدھر:۱۷)

"جنت کی ایک نہر ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔" (الدھر:۱۸)

"اور ان کے اردگرد گھومتے پھرتے ہوں گے وہ کم سن بچے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں، جب تو انہیں دیکھے تو سمجھے کہ وہ بکھرے ہوئے سچے موتی ہیں۔" (الدھر:۱۹)

"تو وہاں جہاں کہیں بھی نظر ڈالے گا سراسر اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھے گا۔" (الدھر:۲۰)

"ان کے جسموں پر سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا اور انہیں ان کا رب پاک صاف شراب پلائے گا۔" (الدھر:۲۱)

"(کہا جائے گا) کہ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری کوشش کی قدر کی گئی۔" (الدھر:۲۲)

جھوٹ بولنے کی ممانعت:

"جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا۔" (الزمر:۳)

بُرے کرتوت کرنے کی ممانعت:

"تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔" (الشوریٰ:۳۰)

"انہیں ان کے کرتوتوں کے باعث تباہ کردے، وہ تو بہت سی خطاؤں سے درگزر فرمایا کرتا ہے۔" (الشوریٰ:۳۴)

اپنا جرم دوسرے کے سر تھوپنے کی ممانعت:

"اور جو شخص کوئی گناہ یا خطا کرکے کسی بے گناہ کے ذمہ تھوپ دے، اس نے بہت بڑا بہتان اٹھایا اور کھلا گناہ کیا۔" (النساء:۱۱۲)

کسی کی عدم موجودگی میں اس کی برائی کرنے کی ممانعت:

"اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے، کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن ہی آئے گی اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔" (الحجرات:۱۲)

دوسرے کے معاملات کی جستجو کرنے کی ممانعت:

"جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ، کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔" (بنی اسرائیل:۳۶)

غرور و تکبر کرنے کی ممانعت:

"اور زمین میں اکڑ کر نہ چل نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے۔" (بنی اسرائیل:۳۷)

"ان سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک (سخت) ناپسند ہے۔" (بنی اسرائیل:۳۸)

غلط کاموں کے سفارش کرنے کی بھی ممانعت:

"جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی سفارش کرے، اسے بھی اس کا کچھ حصہ ملے گا اور جو برائی اور بدی کی سفارش کرے، اس کے لئے بھی اس میں سے ایک حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔" (النساء:۸۵)

وعدہ خلافی کرنے کی ممانعت:

"اے ایمان والو! عہد و پیمان پورے کرو۔" (المائدہ:۱)

ایک دوسرے کا مذاق اڑانے کی ممانعت:

"اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں، ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں، ممکن ہے یہ ان سے بہتر ہوں۔" (الحجرات:۱۱)

ایک دوسرے کو عیب لگانے کی ممانعت:

"اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ۔" (الحجرات:۱۱)

ایک دوسرے کو برے القابات سے پکارنے کی ممانعت:

"اور نہ کسی کو برے لقب دو ایمان کے بعد فسق برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔" (الحجرات:۱۱)

کسی اطلاع کے ثبوت کے بغیر رد عمل کی ممانعت:

"اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کئے پر شرمندگی اٹھانا پڑے۔" (الحجرات:۶)

بدگمانی کرنے کی ممانعت:

"اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور نہ ایک دوسرے کا کھوج نکالو۔" (الحجرات:۱۲)

دوسرے گھروں میں بلا اجازت داخل ہونے کی ممانعت:

"اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ (میزبان سے) اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو، یہی تمہارے لئے سراسر بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔" (النور:۲۷)

مجلس میں دوسروں کو رنج پہنچانے کے لئے سرگوشیاں کرنے کی ممانعت:

"(بری) سرگوشیاں، پس شیطانی کام ہے جس سے ایمان داروں کو رنج پہنچے گو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ایمان والوں کو چاہئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔" (المجادلہ:۱۰)

ناخداؤں کو گالی دینے کی ممانعت:

"اور گالی مت دو ان کو جن کی (ناخداؤں کی) یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنی جہالت کی وجہ سے حد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے ہم نے اس طرح ہر طریقہ والوں کو ان کا عمل مرغوب بنا کر دکھا دیا پھر اپنے رب ہی کے پاس ان کو جانا ہے سو وہ ان کو بتا دے گا جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے۔" (الانعام:۱۰۸)

بری صحبت اختیار کرنے کی ممانعت:

"اور قسمیں کھائیں گے کہ بجز بھلائی کے اور ہماری کچھ نیت نہیں، اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔" (التوبہ:۱۰۷)

غلط طریقہ سے سلام کرنے کی ممانعت:

''اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو تمہیں ان لفظوں میں سلام کرتے ہیں، جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا۔'' (المجادلہ:۸)

حسد کرنے کی ممانعت:

''اور اس چیز کی آرزو نہ کرو جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے تم میں بعض کو بعض پر برتری دے دی مردوں کا اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، یقیناً اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔'' (النساء:۳۲)

نیک اعمال کا بدلہ کیا ہے؟:

''مسلمان، یہودی، ستارہ پرست اور عیسائی، کوئی ہو، جو بھی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ محض بے خوف رہے گا اور بالکل بے غم ہو جائے گا۔'' (المائدہ:۶۹)

''جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانہ جیسی ہے جس میں سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔'' (البقرہ:۲۶۱)

''اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادہ عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے شمار روزیاں دیتا ہے۔'' (النور:۳۸)

''جو شخص نیک کام کرے گا، اس کو اس سے دس گنا ملیں گے۔'' (الانعام:۱۶۰)

''ان لوگوں کے واسطے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے، ان کے اعمال کی وجہ سے۔'' (الانعام:۱۲۷)

''اور ہر ایک کے لئے ان کے اعمال کے سبب درجے ملیں گے اور آپ کا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔'' (الانعام:۱۳۲)

''یہ تو اہل جنت ہیں جو سدا اس میں رہیں گے، ان اعمال کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔'' (الاحقاف:۱۴)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ہم کسی شخص کو اس کی قدرت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے وہی لوگ جنت والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔'' (الاعراف:۴۲)

''اور جو کچھ ان کے دلوں میں تھا ہم اس کو دور کر دیں گے، ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی، اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتا، واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لیکر آئے تھے اور ان سے پکار کر کہا جائے گا کہ اس جنت کے تم وارث بنائے گئے ہو اپنے اعمال کے بدلے۔'' (الاعراف:۴۳)

بُرے اعمال کا بدلہ کیا ہے؟

''اور جو شخص بُرے کام کرے گا، اس کو اس کے برابر ہی سزا ملے گی اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا۔'' (الانعام:۱۶۰)

''جنہوں نے دنیا میں اپنے دین کو لہو ولعب بنا رکھا تھا اور جن کو دنیاوی زندگی نے دھوکا میں ڈال رکھا تھا، سو ہم (بھی) آج کے روز ان کا نام بھول جائیں گے، جیسا کہ وہ اس دن (قیامت کے دن) کو بھول گئے اور جیسے یہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔'' (الاعراف:۵۱)

''جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے کے اندر سے نہ چلا جائے وہ جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے اور ہم مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔'' (الاعراف:۴۰)

''ان کے لئے آتش دوزخ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر (اسی کا) اوڑھنا ہوگا اور ہم ایسے ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔'' (الاعراف:۴۱)

''اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض (ظالموں) کے قریب رکھیں گے ان کے اعمال کے سبب۔'' (الانعام:۱۲۹)

''کہہ دیجئے کہ تم عمل کئے جاؤ تمہارا عمل اللہ خود دیکھ لے گا اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ایمان لانے والے (بھی دیکھ لیں گے) اور ضرور تم کو اس کے پاس جانا ہے جو تمام چھپی اور کھلی چیزوں کا جاننے والا ہے، سو وہ تم کو تمہارا حساب بتلا دے گا۔'' (التوبہ:۱۰۵)

☆☆..........☆☆

سیّد ذوالکفل بخاری رحمہ اللہ

مولانا محمد ازہر

دنیا میں کون ہے جس کے دل پر کسی کی جدائی کا زخم نہ ہو، اپنے وقت پر آنے والی موت کسی استثنا کے بغیر محبوب سے محبوب ہستیوں کو چھین کر تا زیست نہ بھرنے والے زخم لگا جاتی ہے۔ اس اٹل حقیقت کو کوئی ڈاکٹر، طبیب، پیر، فقیر اور بزرگ تو کجا، نبی بھی مقدم موخر نہیں کر سکتے۔ نبی الانبیاء، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نواسی کا انتقال اس حال میں ہوا کہ وہ آپ کے مبارک ہاتھوں میں تھی اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ قرآن کریم نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے:

"تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت بہر حال آ کر رہے گی، خواہ تم کیسی ہی مضبوط عمارتوں میں ہو۔" (النساء:۷۸)

چھوٹے بھائیوں سے زیادہ محبوب، برادر عزیز سیّد ذوالکفل بخاری پاکستان میں نہیں تھے، انہوں نے "البلد الامین" مکہ مکرمہ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان وفات کی خبر دل و دماغ پر ایک بجلی بن کر گری اور کچھ وقت کے لئے ہوش و حواس سلامت نہ رہے۔

ابھی چند روز قبل شوال المکرم میں وہ اپنی نئی جائے تقرر "جامعہ ام القریٰ" مکہ مکرمہ کے لئے نہایت مسرت کے ساتھ روانہ ہوئے تھے، اس سے پہلے وہ تبوک (سعودی عرب) کے نواحی شہر املج میں شعبہ تدریس سے وابستہ تھے۔ ان کی دلی خواہش تھی کہ انہیں مکہ مکرمہ میں قیام نصیب ہوتا کہ وہ معاش کے ساتھ ساتھ حرم شریف کے فیوض و برکات سے بھی مالا مال ہو سکیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ تمنا پوری کی اور آج سے چھ ماہ قبل ان کا مکہ مکرمہ کی ام القریٰ یونیورسٹی میں انگریزی کے استاذ کی حیثیت سے تقرر ہوا۔ بیت اللہ کے ساتھ ان کی والہانہ شیفتگی رب العزت کو اتنی پسند آئی کہ انہیں اپنے پاس ہی بلا لیا۔

برادر عزیز سیّد ذوالکفل بخاریؒ کو حق تعالیٰ شانہ نے متنوع صفات و کمالات اور خوبیوں سے نوازا تھا، وہ قائد احرار امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے گل سرسبد تھے۔ ان کے والدین، اعزہ و احباب و رفقاء کو ان سے بڑی توقعات تھیں کہ یہ نوجوان اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کی وجہ سے اسلاف کی یاد تازہ کریں گے مگر افسوس کہ در خشندہ ہونے سے قبل مستقبل ہوا۔

سیّد ذوالکفل بخاریؒ کے والد محترم پروفیسر سیّد محمد وکیل بخاری ایک طویل عرصہ تک جامعہ خیر المدارس ملتان میں کرایہ کے مکان میں رہائش پذیر رہے۔ مرحوم سیّد ذوالکفل بخاری ان دنوں نو عمر تھے اور غالباً ہائی اسکول میں زیر تعلیم تھے، اپنے معمولات سے فارغ ہو کر وہ اکثر دفتر "الخیر" میں آ جاتے اور اخبارات کے علاوہ دینی جرائد و رسائل کا مطالعہ کرتے رہتے، اس دوران ان کی گفتگو کا سلسلہ بھی جاری رہتا، جو بالعموم دینی موضوعات، علم و ادب، سیاسیات یا دینی جرائد میں شائع ہونے والے بعض مضامین کے حوالے سے ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی نوعمری کے باوجود ہر موضوع پر اپنی عمر سے کہیں زیادہ بہتر اور علمی گفتگو کرتے، انہیں اکابر علماء دیوبند کے مزاج، مسلک، دینی خدمات اور علمی تحقیقات کے متعلق قابل رشک حد تک معلومات تھیں، انہوں نے اپنے نانا امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری کا زمانہ تو نہیں پایا، مگر اپنے بڑے ماموں، جانشین امیر شریعت سیّد ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ سے انہیں اکتساب فیض کا خوب موقع ملا۔

سیّد ابوذر بخاریؒ شعر و ادب، تصنیف و تالیف، وعظ و خطابت، درس و تدریس، سلوک و تصوف اور تعلیم و تربیت کے شعبوں میں مقام اختصاص و امتیاز پر فائز تھے۔ مذہب، تاریخ، ملک اور سیاست کے حوالے سے مولانا سیّد ابوذر بخاریؒ کا مطالعہ قابل رشک اور حیرت انگیز تھا۔ برادر عزیز سیّد ذوالکفل بخاریؒ کو بچپن سے عہد شباب تک ان سے خوب خوب فیضیاب ہونے کا موقع ملا، اصل علم وہ ہے جو اہل علم کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے اور سینوں سے سینوں میں منتقل ہوتا ہے، اس اصول کے تحت سیّد ذوالکفل بخاریؒ نصابی لحاظ سے عالم نہ ہونے کے باوجود حقیقتاً "عالم" تھے۔ ادب، مذہب، فلسفہ، شاعری، تنقید اور سیاست پر گفتگو کرتے ہوئے بھی احساس نہیں ہوا کہ ذوالکفل بخاریؒ کی معلومات فلاں موضوع پر سطحی یا سرسری ہیں۔

راقم الحروف سے مرحوم کا تعلق برادرانہ، عزیزانہ، دوستانہ، محبانہ اور بے تکلفانہ تھا، وہ جب سے تدریس کے سلسلہ میں سعودی عرب گئے، پاکستان آمد کے موقع پر اطلاع دیتے، اگر مجھے

حاضری میں دیر ہو جاتی تو خود آ جاتے۔ مولانا نجم الحق (ناظم اعلیٰ خیر المدارس) مولانا عبدالمنان (خازن خیر المدارس) بھی تشریف لے آتے۔ اس مجلس کے روح رواں اور میر محفل برادر عزیز سید ذوالکفل بخاریؒ ہوتے، ان مجلسوں کی یاد سے اب دل میں ہوک اٹھتی ہے اور یہ دعا کہ حق تعالیٰ شانہ مرحوم کو جنت میں درجات عالیہ نصیب فرمائیں۔

ان کی رحلت کا صدمہ تا زیست رہے گا لیکن مکہ مکرمہ سے ان کے سفر آخرت کی جو تفصیلات ملی ہیں انہوں نے زخم پر گویا مرہم رکھ دیا ہے۔ مرحوم سید ذوالکفل بخاریؒ کی نماز جنازہ حرم شریف میں لاکھوں مسلمانوں نے ادا کی اور انہیں جنت المعلیٰ کی مقدس خاک اور سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے قدموں میں آسودۂ خاک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مرحوم کی وفات ٹریفک حادثہ میں ہوئی، جب وہ یونیورسٹی سے تدریس کے بعد گھر آ رہے تھے، سر میں شدید چوٹ لگنے کے باوجود وہ آخری لمحے تک ہوش و حواس میں رہے اور شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر باآواز بلند کلمۂ شہادت پڑھتے رہے، جن افراد نے یہ منظر دیکھا ان کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ یہ نوجوان کسی شریف اور نیک خاندان کا فرزند معلوم ہوتا ہے، ہوش حواس کے عالم میں اس جہان رنگ و بو میں برادر عزیز سید ذوالکفل بخاریؒ کا آخری عمل حق تعالیٰ شانہ کی وحدانیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی تھا، وہ اپنے سابقہ اعمال صالحہ کے بہت بڑے ذخیرہ کے علاوہ اس بشارت نبوی کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں گے کہ: ”من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ“ کہ جس مسلمان کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت برادرم سید ذوالکفل بخاری کی تمام حسنات کو قبول فرماتے ہوئے، انہیں اعلیٰ علیین میں اپنا قرب خاص نصیب فرمائیں، ان کے والدین، بیوی، بچے، اعزہ اور احباب ورفقاء جوان کی رحلت کے صدمے سے ابھی تک سوگوار و اشکبار ہیں، کو صبر جمیل عطا فرمائیں، بالخصوص ان کے والد محترم سید محمد وکیل شاہ بخاری اور والدہ محترمہ اس ضعیف العمری میں صالح و سعادت مند بیٹے کی جدائی پر جس صدمے سے دوچار ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کا اجر جزیل عطا فرمائیں، علاوہ ازیں پیر جی سید حافظ عطاء المہیمن شاہ بخاری (ماموں و سسر) برادر محترم سید محمد کفیل بخاری (بڑے بھائی) سید محمد معاویہ بخاری اور دیگر اعزہ ورفقاء بھی تعزیت کے مستحق ہیں، حق تعالیٰ شانہ مرحوم کی اہلیہ اور دو معصوم بیٹوں کی خصوصی کفالت فرمائیں اور دنیا و آخرت میں اس صدمہ کا بدلہ اپنی رضا اور عنایات کی صورت میں نصیب فرمائیں۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے دعوتی و تبلیغی اسفار

بورے والا (رپورٹ: عبدالستار گورمانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ۵/ نومبر کی شام معروف عالم دین مولانا قاری محمد طیب حنفی کی دعوت پر ”جامعہ حنفیہ“ میں دستار فضیلت کانفرنس میں تشریف لائے۔ یہ شہر کی تاریخ میں فقید المثال عوامی و دینی اجتماع تھا۔ مفتی محمد ظفر اقبال، حافظ شبیر احمد اور مولانا اللہ وسایا نے اپنے دست مبارک سے طلبا میں تعلیمی و تعریفی اسناد تقسیم کیں۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ مرزا قادیانی اپنے دعاوی میں اضافہ کرتے ہوئے ”حجر اسود“ ہونے کا بھی دعویٰ رکھتا ہے میں قادیانی ذریت سے دریافت کرتا ہوں کہ وہ مرزا قادیانی کے وجود نامسعود کے کس مقام سے بوس و کنار کرتے ہیں؟ مرزا قادیانی کی کتب کے مطالعہ سے ہر ذی شعور آدمی یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ انگریزی نبی نے اسلامی شعائر اور دینی اقدار کا واضح اور کھلم کھلا مذاق اڑایا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں الطاف حسین کی بدترین قادیانیت نوازی اور سلمان تاثیر کی قانون رسالت کے متعلق ہرزہ سرائی پر شدید احتجاج کیا اور امت مسلمہ کو یقین دلایا کہ ناگفتہ بہ واقعات اور نامساعد حالات کے باوجود تحفظ ختم نبوت کا مقدس مشن پوری آب و تاب کے ساتھ جاری رہے گا، کسی کو ناموس رسالت قوانین پر شب خون نہیں مارنے دیا جائے گا۔ کانفرنس کے اختتام پر مولانا اللہ وسایا اپنے رفقا قاری محمد اصغر عثمانی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی کی معیت میں وہچھ وطنی شہر کی جانب عازم سفر ہوئے۔ یہاں پر مدرسہ فضلیہ عزیزیہ چک ایل۔ ۹/ ۱۸۱ میں رات کا قیام فرمایا۔ مدرسہ کے بانی و مہتمم حضرت مولانا پیر جی قاری شبیر احمد نے مہمان داری کا حق ادا کر دیا۔ ۶/ نومبر کی صبح کو چک ایل۔ ۹/ ۶۷ میں واقع مسجد و مدرسہ صالح میں درس قرآن دیا، بعد ازاں پیر جی قاری شبیر احمد کے طے شدہ شیڈول کے مطابق جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد چک ایل۔ ۹/ ۱۸۱ میں ہوا۔ جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ غیور مسلمان کبھی باغیان رسالت کے ساتھ سماجی و معاشرتی اور اقتصادی و تجارتی تعلقات استوار نہیں کرتے۔ قادیانیوں کے اسرائیلی حکومت سے مراسم اور ان کی فوج میں ملازمت بلاد اسلامیہ پر لٹکتی تلوار سے کم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ برادری ازم، رشتہ داری اور ہمسایہ گیری کے حقوق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ قرب و جوار کے دیہاتوں سے آئے ہوئے شرکاء کے لئے مدرسہ فضلیہ عزیزیہ میں پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔

اسلام اور موسیقی

مولانا عبدالکریم

اسلام ایک دین فطرت ہے' جس میں انسان کے تمام فطری تقاضوں کو بہتر طریقہ سے پورا کرنے کے جملہ احکامات بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً انسان کو بھوک لگتی ہے تو اس بھوک کو مٹانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حلال اور طیب رزق کا ذریعہ پیدا فرمایا ہے۔ انسان کو پیاس لگتی ہے تو اس پیاس کو بجھانے کے لئے شیریں پانی اور دوسرے مشروبات کو پیدا فرمایا ہے اور اسی طرح انسان کی جنسی ضروریات پورا کرنے کا بھی جائز طریقہ بتایا گیا ہے' غرض انسان کے جتنے بھی فطری تقاضے ہیں' ہر ایک تقاضہ کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حلال' جائز اور ایک اسلامی طریقہ کار بتایا ہے' لہٰذا جب بھی انسان اپنے تقاضوں کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق پورا کرتا ہے تو یہ انسان دنیا و آخرت میں کامیاب اور راہ یاب ہوتا ہے' اور اس کے برعکس انسان جب کبھی وحی الٰہی سے بے نیاز ہوا اور اس نے اپنی عقل و دانش پر غور کیا تو اکثر و بیشتر ان فطری تقاضوں کو پورا کرنے میں افراط و تفریط کا شکار ہوا ہے اور راہ راست پانے میں ناکام رہا ہے۔ انسان کے دوسرے فطری تقاضوں کے علاوہ ایک اہم تقاضہ تفریحی تقاضہ ہے جس کو پورا کرتے ہوئے بسا اوقات انسان اپنے خلاق کو بھی بھول جاتا ہے اور شریعت کی تمام حدود سے تجاوز کر کے رقص و سرود' گانے بجانے اور موسیقی جیسے مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے' یہاں ہم گانے اور موسیقی کو قرآن و حدیث اور ائمہ اقوال کی روشنی میں پرکھتے ہیں۔

قرآن اور گانا:

قرآن کریم میں تقریباً چار مقامات پر گانے کی حرمت کے بارے میں کلام کیا گیا ہے:

۱:..... سورۂ لقمان میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اور بعض لوگ ایسے ہیں جو ان باتوں کے خریدار ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی ہیں تاکہ بے سمجھے بوجھے اللہ کی راہ سے بھٹکائیں اور اس راہ کی ہنسی اڑائیں' ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔"

مذکورہ آیت کے نزول کے واقعہ کے بارے میں درمنثور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نضر بن حارث مشرکین مکہ میں سے ایک بڑا تاجر تھا' جو باہر سے ایک گانے والی کنیز (لونڈی) خرید کر لایا تھا اور اس کے ذریعہ اس نے لوگوں کو قرآن سننے سے روکنے کی یہ صورت نکالی کہ جو لوگ قرآن سننے کا ارادہ کرتے اپنی اس کنیز کے ذریعہ ان کو گانا سنواتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو قرآن سنا کر کہتے ہیں کہ نماز پڑھو روزے رکھو اور اپنی جان دو' جس میں تکلیف ہی تکلیف ہے آؤ تم یہ گانا سنو اور جشن طرب مناؤ۔ "لہو الحدیث" جس کی وعید (دردناک عذاب) سے سنائی گئی ہے۔

اس سے مراد اکثر مفسرین (جن میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ' حضرت عبداللہ بن عباسؓ و ابن جریجؒ ہیں) کے نزدیک گانا بجانا اور اس کے آلات ہیں۔ (روح المعانی ج۲۱ ص۶۷)

۲:..... سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان میں سے جس پر تو قابو پائے اسے اپنی آواز کے ذریعہ (راہ راست) سے ہٹا دے۔" (بنی اسرائیل:۶۴)

تفسیر کبیر میں اس آیت کے تحت لکھا ہے: جب ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک مہلت مانگی تاکہ ابن آدم کی اولاد کو تابع کرنے تو اللہ تعالیٰ نے کئی چیزیں ذکر فرمائیں۔ "اذھب" (جاؤ) میں نے تمہیں ڈھیل دی اور پھر فرمایا: اور میرے بندوں میں سے جس پر تو قابو پائے اسے اپنی آواز کے ذریعہ راہ راست سے ہٹا دے۔ حضرت مجاہدؒ کی تفسیر کے مطابق آیت میں صوت (آواز) سے مراد گانا' بجانا' مزامیر' لہو و لعب' فضول اور بیکار کام ہیں۔ (روح المعانی ص۱۱۱ ج۱۵)

علامہ ابن القیمؒ لکھتے ہیں کہ ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ سے آیت "بصوتک" کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جو گناہ اور نافرمانی کی طرف بلائے' اور یہ بات معلوم ہے کہ گناہ کی طرف بلانے والی چیزوں میں سب سے بڑھ کر گانا ہے اور اسی وجہ سے "شیطان کی آواز" کی تفسیر گانے سے کی گئی ہے۔ معلوم ہوا گانا بجانا شیطان کا ہتھیار ہے' جس کے ذریعہ وہ نوع انسانی کو سیدھے راستہ سے بھٹکانے کا کام لیتا ہے۔ (اغاثۃ اللہفان ص۲۸۵ ج۱)

۳:..... سورۂ نجم میں ارشاد فرمایا:

"کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہوتا

ہے، ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھلاڑیاں کرتے ہو۔" (سورۂ نجم ۵۹تا۶۱)

اس سے مراد رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے بقول گانا بجانا ہے۔ (مظہری ۱۱/۱۸۹)

۴:...... اسی طرح اللہ تعالیٰ نے عبادالرحمٰن کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"وہ بے ہودہ باتوں میں شریک نہیں ہوتے۔" (فرقان:۷۲)

بیہودہ باتوں سے گانا بجانا مراد لیا گیا ہے۔ (روح المعانی۱۹/۵۱)

مذکورہ بالا آیات سے ان تفاسیر کی روشنی میں یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ غنا، مزامیر (گانا و باجا) مطلقاً حرام ہیں۔

احادیث نبویؐ اور گانا و باجا:

۱:...... ابو اسامہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے والی لونڈیوں کے خریدنے، بیچنے اور تعلیم کرنے سے منع فرمایا، ارشاد فرمایا کہ ان کی قیمت حرام ہے اور یہ آیت پڑھی: "ومن الناس من یشتری" یعنی بعض لوگ ایسے ہیں کہ لہوی باتیں خریدتے ہیں تاکہ خدا کی راہ سے گمراہ کردیں اور اس کو ایک فخر سمجھیں، ایسے ہی لوگوں کے لئے ذلت بخش عذاب ہے۔

۲:...... عبدالرحمٰن ابن عوفؓ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ کو اللہ تعالیٰ نے دو آوازوں سے جن میں حماقت اور فجور پایا جاتا ہے منع فرمایا: ایک نغمہ کی آواز دوسرے مصیبت کے وقت رونے کی آواز۔

۳:...... عکرمہؓ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ کو اللہ تعالیٰ نے مزمار (باجا) اور طبل (ڈھول وطبلہ) کے تباہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

۴:...... حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "میں بانسریاں (آلات موسیقی) توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

۵:...... سہل ابن سعدؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں بھی خسف یعنی زمین دھنس جانا، قذف یعنی آسمان سے پتھر برسنا اور مسخ یعنی صورتوں کا بدل جانا واقع ہوگا۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا: جب گانے والیاں عام ہوجائیں گی اور شراب حلال سمجھی جائے گی۔

۶:...... ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گانے والے کے متعلق فرمایا: یہی لوگ عاصی و نافرمان ہیں، جو کوئی ان میں سے بغیر توبہ کے مرے گا، حشر میں اللہ تعالیٰ اسے برہنہ اٹھائے گا کہ ایک چیتھڑا بھی اس کے بدن پر نہ ہوگا، جب کھڑا ہونے لگے گا تو لڑکھڑا کر گر پڑے گا۔

۷:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی گانے والی کا گانا سنا تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔

گانے بجانے کے متعلق ائمہ کے اقوال:

امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں مروی ہے کہ گانے کو ناپسند کرتے تھے اور اس کو گناہ کے کاموں میں شمار کرتے تھے۔ امام مالکؒ نے گانا گانے اور اس کے سننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: ہمارے یہاں یہ کام فساق کرتے ہیں۔

امام شافعیؒ نے کتاب ادب القاضی میں فرمایا: گانا ناپسندیدہ کھیل اور باطل چیز ہے جو کثرت سے اس کام میں مشغول ہو وہ بے وقوف ہے۔ امام احمدؒ کے بیٹے عبداللہؒ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے کہا: گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے اور مجھ کو اچھا معلوم نہیں ہوتا۔

یزید بن ولیدؒ نے کہا: اے بنو امیہ! تم گانے بجانے سے دور رہو کیونکہ گانا بجانا شہوت کو بڑھاتا ہے اور آدمیت کی بنیاد ڈھا دیتا ہے، شراب کے قائم مقام ہے اور نشہ کا عمل کرتا ہے اور اچھا اگر تم ضروری ایسا کروگے تو تم عورتوں کو اس سے دور رکھو، کیونکہ غنا حرام کاری کی طرف بلاتا ہے۔

اب تک کی تفصیل سے واضح ہوا کہ موسیقی و سرور کا سننا اور گانا وطبلہ وغیرہ سے لطف اندوز ہونا حرام ہے۔ یہاں پر ایک بات قابل غور ہے کہ آخر یہ لوگ گانا اور موسیقی کیوں سنتے ہیں، اور کیا وجہ بیان کرتے ہیں؟ اس کے لئے ذیل میں ہم عوام کی چند غلط تاویلات ذکر کرتے ہیں۔

۱:...... موسیقی سننے سے وقت کٹتا ہے:

بعض موسیقی سننے والے حضرات یہ کہتے ہیں کہ ہم موسیقی اس لئے سنتے ہیں کہ اس کے ساتھ فارغ وقت آسانی سے کٹتا ہے۔ اے کاش! اس فارغ وقت کو اللہ تعالیٰ کی یاد اور دین کی تعلیم میں صرف کردیتے تاکہ دنیا میں بھی محرمات کا ارتکاب نہ کرنا پڑتا اور آخرت میں بھی نجات کے لئے ذخیرہ بن جاتا۔

۲:...... موسیقی سننے سے بوریت جاتی رہتی ہے:

بعض حضرات موسیقی کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مستقل پڑھتے رہتے ہیں یا کسی کام میں لگے رہتے ہیں جس کے سبب دل میں ایک قسم کی بوریت پیدا ہوجاتی ہے اور موسیقی کے ذریعہ یہ بوریت جاتی رہتی ہے۔ اللہ اکبر کاش! حضرات کسی اللہ والے کی مجلس میں بیٹھ جاتے اور یہ جان لیتے کہ دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر میں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’آگاہ رہو! دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر میں ہے۔‘‘

۳:......موسیقی تنہائی کا ساتھی ہے:

بعض لوگ موسیقی سننے کا سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ تنہائی میں ایک قسم کا خوف محسوس ہوتا ہے اور گھبراہٹ سی ہوتی ہے اور گانا اور موسیقی اس وقت کا بہترین ساتھی ہے۔ حاشاوکلا...... شاید انہوں نے اس دانا کا قول نہیں سنا:

زمانے کا بہترین ساتھی (کوئی اصلاحی) کتاب ہے

۴:......موسیقی روح کی غذا ہے:

آج کل اکثر لوگوں اور خصوصاً نوجوانوں سے جب موسیقی سننے کی بابت پوچھا جاتا ہے تو جواب میں کہتے ہیں کہ موسیقی تو روح کی غذا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک حرام چیز روح کی غذا ہو۔ درحقیقت موسیقی روح کی نہیں بلکہ شیطانی نفس کی غذا ہے جو دلوں سے روح ایمان کو سلب کردیتی ہے۔

الحاصل گانے اور باجے کی حرمت اور مذموم ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ قرآن وحدیث میں اس کو حرام اور ناپسندیدہ کہا گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے باجے کے استعمال سے منع فرمایا ہے اور اس کے استعمال پر طرح طرح کی وعیدوں کا ذکر فرمایا ہے۔

اس کے علاوہ ہماری اسلامی سلطنتوں کے زوال اور روز بروز مسلمانوں کی پستی اور تنزل کی طرف جانے کے منجملہ اسباب میں سے ایک اہم سبب موسیقی اور گانا بجانا ہے۔ تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد فاروقی میں مسلمانوں کی حکومت اطراف مکہ میں بائیس لاکھ اکیاون ہزار مربع میل تک پھیلی ہوئی تھی اور مسلمان روز بروز ترقی کے زینے پر چڑھ رہے تھے اور ایمانی قوت کا یہ عالم تھا کہ اگر یہ لوگ کسی کام کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات پر قسم کھاتے تو اللہ ان کی قسم کو پورا کردیتا، ساری ساری رات نماز میں تلاوت قرآن کرتے ہوئے گزار دیتے، دن رات گھروں سے تلاوت کلام اللہ کی آواز سنائی دیتی اور زبانوں میں ایسی تاثیر کہ جب کسی کافر کو قرآن پاک کی کوئی آیت سناتے تو اس کے لئے اسلام لانے کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔ لیکن افسوس کہ جب سے مسلمان اپنے اسلاف کے طریقوں سے ہٹ کر غیروں کے طریقوں پر چل پڑا ہے اور بجائے قرآن کے موسیقی کو اس نے اپنا دن رات کا بچھونا بنالیا ہے تو یہ اقوام عالم کے ہاتھ ذلیل ہورہا ہے اور آئے دن بجائے ترقی کے پستی کے گڑھے میں گرتا جارہا ہے اور ایمان کے ضعف کا یہ عالم ہے کہ اپنے آپ کو مومن ومسلمان کہلانے پر شرماتا ہے، پوری پوری رات نائٹ کلب، اسنوکر کلب اور انٹرنیٹ کیفے میں گزارتا ہے جن میں موسیقی اور گانوں کے ساتھ ساتھ سگریٹ نوشی اور شباب وکباب کا بازار گرم رہتا ہے۔ پورے چوبیس گھنٹے میں کسی نہ کسی گھر سے موسیقی اور گانوں کی آوازیں آتی رہتی ہیں اور ایک چھوٹے، بچے سے لے کر ایک بڑے بوڑھے تک ہر ایک بجائے ذکر کے گانے کے ساتھ ’’رطب اللسان‘‘ ہے۔ اسکولوں، تعلیمی مرکزوں حتی کہ گھروں میں بھی بچپن ہی سے بچوں کو گانوں کی مختلف دھن گنگنانے کی باضابطہ تربیت دی جاتی ہے، جس کی وجہ سے مسلمان روز بروز ہلاکت اور بربادی کی راہوں پر گامزن ہوتا جارہا ہے اور خطرہ ہے کہ کہیں یہ لوگ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ وعید کا مصداق نہ بن جائیں اور دنیا ہی میں زمین میں دھنس کر ہمیشہ ہمیشہ کی ناکامی کے گھاٹ نہ اتر جائیں لہٰذا......

’’اے مسلمانو! اب بھی وقت ہے،
غیروں اور یورپ والوں کی تقلید چھوڑ کر
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو لازم
پکڑو۔‘‘

گانے بجانے وموسیقی کے بجائے قرآن کی تلاوت کو لازم پکڑ کر جنت میں حوروں کے ساتھ خوبصورت دھن میں گنگنانے اور جنت کی موسیقی سننے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو:

گھر بچانا ہو تو دروازے پر پہرہ دیجئے
اور دل بچانا ہو تو نظروں کو بچاتے جایئے
چند دن رک جایئے، گانے بجانے سے یہاں
شوق سے جنت میں پھر گاتے بجاتے جایئے

حیا تو نہیں گوائی!

اسلام کے ابتدائی ایام میں ایک خاتون اپنے بیٹے کی میدان جنگ میں کھو جانے (یا مارے جانے) کی اطلاع پاکر بدحواسی کے عالم میں اسے تلاش کرنے یا صحیح خبر جاننے کے لئے اٹھی مگر باہر نکلنے سے پہلے اسلامی آداب کے مطابق اس نے اپنے آپ کو اچھی طرح ڈھانپا۔ بعد میں جب اس سے پوچھا گیا کہ اس جان کولا گو صدمے کی اطلاع پاکر اسے یہ سب کچھ کرنا کیونکر یاد رہا؟ اس نے جواب دیا: میں نے اپنا بیٹا کھودیا ہے.... حیا تو نہیں گنوائی۔

انتخاب: ابومحمد زکریا جالندھری

قادیانی مکروفریب

مولانا عبدالعزیز اشاری

دنیا جانتی ہے کہ قادیانیت کی بنیاد مرزا قادیانی نے قادیان کے اندر رکھی اور اس کو مذہب کے لبادہ میں لپیٹ کر دنیا میں متعارف کرانے کی کوشش کی اور اس کی سرپرستی انگریز کرتا رہا، ان کے مذہب لعین میں جھوٹے خواب، جھوٹی پیشگوئیاں، دعاؤں اور بددعاؤں کا چکر، گالی گلوچ، الہام بازی، ہر مذہب سے چھیڑ چھاڑ، قرآن و حدیث کے مقابلہ میں اپنی من پسند تاویلات، دھوکا، فراڈ، اللہ پاک کے بندوں کی توہین، صحابہ کرامؓ، اہل بیتؓ اولیاء اللہ پر بہتان، علماء امت اور مسلمانوں سے جھگڑا اور ان کو مغلظات بکنا، جو ان کے جال میں آ گیا ان سے کئی حیلے بہانے کرکے چندہ بٹورنا۔

سیرۃ المہدی میں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو کہا گیا کہ فلاں نواب صاحب کے لئے نرینہ اولاد کی دعا کردو، مرزا قادیانی نے کہا کہ کیا وہ ہمیں ایک لاکھ روپیہ دے سکتا ہے؟ اس سے پوچھا کہ فلاں طوائف اپنی حرام کی کمائی کہاں خرچ کرے؟ مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ وہ ہمیں دے دے ہم اسے اشاعت قادیانیت کے لئے خرچ کریں گے، دعویٰ یہ کیا جا رہا ہے کہ ہمارا سلسلہ احمدیہ ترقی کر رہا ہے، سادہ لوح لوگوں کو بتاتا کہ ملتان میں بہت لوگوں نے قادیانیت قبول کرلی ہے، ملتان والوں کو بتاتا کہ پشاور میں بہت قادیانی ہیں، سندھ والوں کو تسلی دیتا کہ بلوچستان میں لوگ قادیانیت میں داخل ہو رہے ہیں، جرمنی میں، یوکے میں تو قادیانی ہی قادیانی ہیں، اس جھوٹے پروپیگنڈے کی بنیاد پر یہ لوگ زندہ ہیں۔

دراصل کچھ بھی نہیں ہے، دنیا اس کے مکروفریب سے آگاہ ہوتی جا رہی ہے، بڑے بڑے پیدائشی قادیانی اس جھوٹے مذہب پر دو حرف بھیج کر مسلمان ہو رہے ہیں، تمام اسلامی ملکوں نے ان کی تبلیغ پر اور ان پر پابندی عائد کردی ہے، قادیانی شرم کے مارے اپنے آپ کو قادیانی کہلوانا پسند نہیں کرتے۔ قادیان کی مقدس سرزمین سے مناسبت کو اپنے لئے باعث عار جانتے ہیں۔

مرزے کا نام اِدھر اُدھر دیکھ کر لیتے ہیں، کہیں تیسرا آدمی تو نہیں سن رہا؟ مگر اس کے باوجود ان کا نمائندہ اخبار ”الفضل“ ۱۹۹۳ء سے لے کر ۲۰۰۹ء تک کی اپنی رپورٹوں میں دجل وفریب پھیلا رہا ہے کہ ان پندرہ سالوں میں دنیا کے اندر ۹ کروڑ ۱۸ لاکھ ۳۸ ہزار ۵ سو ۶۰ آدمی قادیانیت میں نئے لوگ شامل ہوگئے، گویا اس خالص جھوٹ کے بل بوتے پر چند سالوں میں ان قادیانیوں کی تعداد دنیا کی اصل آبادی سے بھی بڑھ جائے گی، مگر قانون قدرت ہے اللہ پاک جھوٹے کا جھوٹ دنیا میں نہیں چلنے دیتا۔

اپریل ۲۰۰۹ء کی بات ہے۔ راقم الحروف اندرون سندھ ماتلی، کنری، میرپور خاص، ڈگری، جیمس آباد، کوٹ غلام اللہ گیا۔ کنری میں بخاری مسجد کے خطیب و امام مولانا قاری امان اللہ نے قادیانیوں کی تازہ دستاویز جس میں ۲۲ بیعت فارم ہیں دکھائی، ان میں پانچ سو آدمیوں کے نام درج ہیں، جن میں مرد، عورتیں، بچے شامل ہیں بلکہ کچھ ہندو لوگوں کے نام بھی درج ہیں۔ ان فارموں پر ڈاکٹر سعید احمد مربی، محمد شریف مربی، رضیہ بیگم مربیہ، نسرین بی بی مربیہ کے وغیرہ وغیرہ کے دستخط ثبت ہیں۔ ختم نبوت کے کاز پر کام کرنے والے ساتھیوں نے بتایا کہ تحقیق کے لئے جب ہم ان فارموں کو لے کر ان افراد کے پاس گئے کہ کیا آپ قادیانیت میں داخل ہوگئے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں تو کوئی علم بھی نہیں ہے بلکہ ہم تو الحمدللہ! مسلمان ہیں، بلکہ ہندو لوگوں سے جا کر معلوم کیا تو انہوں نے جواب دیا: ”ابھی تک ہم نے اصلی نبی کو تسلیم نہیں کیا تو یہ نقلی نبی کہاں سے آ گیا؟“

سب لوگوں نے جواب دیا کہ ان قادیانیوں نے ہمارے نام صرف اور صرف اپنی تنخواہیں اور ٹی اے ڈی اے وصول کرنے کے لئے یہ جعلی دھندہ کیا ہے؟

ہم ان مربیوں سے یہ شکوہ نہیں کرتے کہ تم نے اتنا فراڈ کیوں کیا ہے؟ کیونکہ ان کا یہ پرانا وطیرہ ہے یہ نبوت کے چور لوگ ہیں، ان کا بڑا پوپ گرو مرزا قادیانی جب جھوٹ کو جھوٹ سے ضرب دیتا تھا تو یہ بے چارے اپنے نبی کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔ کیا مرزا مسرور احمد لندنی یہ بتا سکتا ہے کہ اس فراڈ کی کیا تاویل ہے؟ ان بیعت فارموں کی فوٹو اسٹیٹ ہمارے پاس موجود ہے، ان کی اصلی ان کے دفتر میں موجود ہے، جن لوگوں کے نام درج کئے گئے ہیں وہ لوگ زندہ سلامت ہیں، پاکستان اور سندھ میں رہتے ہیں، سب لوگ اپنے اپنے شہروں، گوٹھوں میں موجود ہیں، کون قادیانی ہے جو اس فراڈ سے بچ ثابت کر سکے؟ ملک کے نامور اخبار نویس، صحافی تمام میڈیا والے یہ فارم لے کر چلیں، قادیانیوں کے ان

’’کارناموں‘‘ کو بذات خود جا کر دیکھیں، پوری دنیا میں ان کا یہی حال ہے، اب قادیانی ان جھوٹی کہانیوں پر اپنی زندگی گزار رہے ہیں، ہمارے بزرگ مولانا لال حسین اخترؒ واقعہ سنایا کرتے تھے کہ: ’’جب میں قادیانی تھا، جماعت نے مجھے کسی یونٹ کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا کہ فلاں یونٹ کو چیک کرو کہ کتنی ترقی کی ہے؟ وہاں جا کر معلوم کیا تو دیکھا کہ مربی صاحب کی بیگم صاحبہ یونٹ کی صدر ہیں، مربی صاحب خود یونٹ کے جنرل سیکریٹری ہیں، صدر صاحبہ بازار میں شاپنگ کرنے کے لئے تشریف لے گئے، جنرل سیکریٹری صاحب اپنے دو بچوں کو دودھ کی فیڈر پلا رہے ہیں، میں نے اپنے مشاہدہ کے بعد رپورٹ پیش کی کہ سر! اس شہر میں یہ دو بچے نئے آئے ہیں، انشاء اللہ چار ماہ بعد تیسرا احمدی پیدا ہونے والا ہے، جماعت ترقی پر گامزن ہے۔‘‘

مولانا لال حسین اخترؒ نے اس مربی سے فرمایا:

’’شاباش! شاباش! ہمت کرو، اسی طریقہ سے یہ سلسلہ احمدیہ ترقی کرے گا، ورنہ ہمارے پاس اور کون آتا ہے؟‘‘ یہ ہے قادیانیوں کی ترقی کا راز، اب تو دنیا قادیانیوں کی پہچان کر چکی ہے، ہم ہزاروں نو مسلم دکھا سکتے ہیں جو قادیانیت چھوڑ کر حضور مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بن گئے۔ مرزا مسرور احمد نئے آنے والے قادیانیوں کو اپنے ٹی وی چینل پر کیوں نہیں دکھاتے؟ کیا کنری، میرپور خاص اور سندھ قادیانی چینل سے دور ہے؟ ٹی وی پر بار بار وہ لوگ دکھاتے ہیں جن کو معلوم بھی نہیں کہ مرزا قادیانی بھی نبوت کا دعویٰ رکھتا ہے۔ قادیانیو! یہ ریت کی دیوار تعمیر نہ کرو، ہم تمہیں کوئی چوری ہضم نہ ہونے دیں گے، کون قادیانی ہے جو اس کالے دھندے کا جواب دے؟

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

دنیا میں قادیانیوں کی ماں مرگئی ہے اب صرف تین قسم کے قادیانی بقایا ہیں:

۱:...... وہ بڈھے کھوسٹ قادیانی کہ گستاخی رسول کر کر کے ان کی شکلیں بگڑ چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے اتنا ناراض ہوگیا ہے کہ ہدایت ان کے نصیب میں نہیں۔

۲:...... وہ قادیانی دنیا میں موجود ہیں جن کو قادیانیت کے بارے میں معلوم ہی نہیں کہ قادیانیت ہے کیا بلا؟ قادیانیوں نے ان کو سبز باغ دکھا دکھا کر اور یہی جھوٹی کہانیاں سنا سنا کر قابو میں کیا ہوا ہے، جب ان پر قادیانیت کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے تو وہ فوراً قادیانیت چھوڑ کر نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کر لیتے ہیں اور اسلام کی گھنی چھاؤں تلے پناہ لے لیتے ہیں۔ اب الحمدللہ وہ لوگ خود قادیانیت کا تعاقب کر رہے ہیں، قادیانیوں کے پاس ان کے دلائل کا جواب بھی نہیں ہے۔

۳:...... وہ قادیانی جو مفاد پرست ہیں، ان لوگوں کا کوئی دین / دھرم نہیں ہے، نوکری کا لالچ، چھوکری کا لالچ، ویزے کا لالچ، اللہ معاف کرے، یہ اپنے مفاد کی خاطر اپنی بہو بیٹی بھی پیش کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، یہ ان کا کاروبار ہے یہ ایک مستقل کمپنی ہے جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر قادیانیت کا پرچار کر رہے ہیں جھوٹے پروپیگنڈے سے دنیا کو بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

الحمدللہ! ختم نبوت کے پروانے دنیا کے کونے کونے میں ان کی مکاری و عیاری کا پردہ چاک کر رہے ہیں۔ قادیانیت دم توڑ رہی ہے بلکہ نزع کے عالم میں آخری سانس لے رہی ہے۔ ☆☆☆

قانون توہین رسالت میں ترمیم کے علمبردار احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں

کراچی (پ ر) قانون توہین رسالت میں ترمیم کے علمبردار احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت رکھنے والے جاں نثار اور وفادار ابھی حیات ہیں۔ اس پرفتن دور میں بھی پیغمبر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے موجود ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اعجاز، مفتی عبدالقیوم دین پوری اور دیگر راہنماؤں نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے یونیورسٹی آف فیصل آباد کے طالب علم، عاشق رسول جناب عطا رسول کے جذبہ اور جرأت رندانہ کو زبردست خراج تحسین پیش کی جس نے گورنر پنجاب سے کانووکیشن میں گولڈ میڈل وصول کرنے سے احتجاجاً انکار کر دیا۔ اس طرح اس طالب علم نے توہین رسالت ایکٹ کے خلاف باتیں کرنے والے گورنر کے خلاف نفرت کا اظہار کیا۔ ان راہنماؤں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ مسلمانوں کا اولین فریضہ ہے۔ ہم توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی برداشت نہیں کریں گے۔

چراغِ عشق کی لَو

مولانا شعیب فردوس

فیصل آباد کی ایک نجی یونیورسٹی کے شعبہ ٹیکسٹائل انجینئرنگ کے "عطار سول" نامی ایک طالب علم نے یونیورسٹی کی تقریب کے دوران گورنر پنجاب کے دست "نامبارک" سے میڈل لینے سے انکار کر دیا۔ اس طالب علم کا کہنا تھا کہ "گورنر صاحب توہین رسالت ایکٹ کے خاتمے کی بات کرتے ہیں جو مجھے برداشت نہیں۔" عطار سول نے واقعی "غلام رسول" ہونے کا عملی ثبوت دیا۔

ایسا ہی ایک واقعہ کچھ دن قبل پنجاب یونیورسٹی کے کانووکیشن میں بھی پیش آیا تھا کہ جس میں ایک طالب علم نے گورنر پنجاب سے میڈل لینے سے انکار کر دیا تھا۔ ممکن ہے کہ مذکورہ تعلیمی اداروں کے ذمہ داران ان طالب علموں کے خلاف تادیبی کارروائی بھی کریں کہ انہوں نے معزز حاضرین کے سامنے گرامی قدر مہمان "عزت مآب" گورنر صاحب کو "ذلت مآب" سمجھتے ہوئے ان کے ساتھ کس قدر گستاخی کا معاملہ کیا۔

یہ بھی ممکن ہے کہ مغربیت سے مرعوب "روشن خیال" طبقہ شاید ان ہونہار نوجوان کو "انتہا پسند" کا خطاب دے ڈالے، لیکن یہ نوجوان کس قدر خوش نصیب ہیں کہ انہوں نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو دین حق کی شرط اول سمجھتے ہوئے "عاشقان رسول" کی قیمتی فہرست میں اپنا نام بھی لکھوالیا ہے۔ گورنر پنجاب اگر ناموس رسالت ایکٹ کے ختم کرنے کی بات کرتے ہیں تو یہ زیادہ باعث حیرت و تعجب اس لئے نہیں کہ گورنر سلمان تاثیر صاحب "اغیار" کی خوشنودی کی خاطر عشق نبوی سے سرشار پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ناموس رسالت ایکٹ کے ختم کرنے کی بات کرتے ہیں۔

اگر مغربی طاقتیں پاکستان میں موجود اپنے "کماشتوں" کے ذریعے ملک سے ناموس رسالت ایکٹ کو ختم یا ترمیم کرنے کے لئے کوشاں بھی ہیں تو کیا وہ ناموس رسالت کے شیدائیوں کے دلوں سے، جو عشق نبوی سے ہمہ وقت سرشار ہیں، چراغ عشق کی لو کو مدہم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں کیونکہ "پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔"

کچھ عرصہ قبل جب بعض مغربی ممالک کے اخبارات میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے ذریعے دنیا بھر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا گیا تو عالم اسلام کے مسلمانوں کا شدید ردعمل بھرپور احتجاج کی شکل میں سامنے آیا، جو اپنے سینوں میں سیاہ دل رکھنے والے "گوروں" کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہونا چاہئے تھا، کیونکہ مسلمان خواہ کسی بھی ملک اور کسی بھی علاقے کا ہو "محبت رسول" نامی دولت اس کے نہاں خانۂ دل میں ہمہ وقت موجود رہتی ہے۔

اگر آج پاکستان کے مسند اقتدار پر فائز لوگوں میں سے کوئی بااختیار شخص بیرونی آقاؤں کے اشاروں پر ضمیر فروشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملک کے آئین سے ناموس رسالت کے قانون ۲۹۵-سی کو ختم کرنے میں خدانخواستہ کامیاب بھی ہو جاتا ہے تو وہ یہ بات ہرگز فراموش نہ کرے کہ جب بھی کوئی بدبخت "راجپال" بننے کی کوشش کرتے ہوئے شان رسالت میں گستاخی کا مرتکب ہوگا تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے دیوانے "غازی علم دین" اور "غازی عامر چیمہ" بننے میں دیر نہیں کریں گے۔ ☆...☆

بدن کے مکان میں دس کتے

علماء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ بستر پر کتے کی تصویر کا ہونا، مکان میں فرشتوں کو آنے سے روکتا ہے۔ ذرا غور کر، تیرے بدن کے مکان میں دس کتے موجود ہیں تو ان کے دفع کرنے کی کوشش نہیں کرتا اور وہ دس کتے یہ ہیں: (۱) حرص، (۲) امید، (۳) بخل، (۴) جھوٹ، (۵) ریا، (۶) لالچ، (۷) حسد، (۸) نفاق، (۹) تہمت، (۱۰) چغل خوری۔ یہ سب تیرے دشمن ہیں اور تو ان کو پالے ہوئے ہے۔ کیا تو نے نہیں سنا پیغمبر علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے: "قیامت کے روز بہت سے لوگ خنزیروں، بھیڑیوں اور کتوں کی صورت پر اٹھائے جائیں گے (اور یہ صورتیں انہیں گندی صفتوں کی شکل ہوں گی جو زندگی میں تیرے دل کے مکان میں تھیں اور تو نے ان کو دفع کرنے کی کوئی کوشش نہ کی ہوگی)۔ اب تجھ کو اختیار ہے کہ فرشتوں کی صفت حاصل کر لے یا شیطان کی۔"

(رسائل امام غزالی)

حنا! کیا بنی؟

اعجاز احمد خان سکھانوی ، ماتلی

یہ لو بیٹا! دودھ پی لو۔

امی دودھ؟ پر میں نے دودھ تو نہیں مانگا۔

وہ تو صحیح ہے، لیکن بیٹا تم کئی دنوں سے تمہیں بجھا بجھا سا اور فکر مند دیکھ رہی ہوں، شاید تمہارے امتحان نزدیک آرہے ہیں امی... نہیں، امی جان ابھی تو امتحان بہت دور ہیں۔

پھر کیا بات ہے بیٹا؟ تم اتنے اداس سے کیوں ہو؟ کیا سوچتے رہتے ہو تم؟

امی! ابو کی تنخواہ کتنی ہے؟

بیٹا! دس ہزار کے قریب ہوگی، تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

پہلے یہ بتائیں کہ ابو کو سروس کرتے ہوئے کتنے سال ہوگئے ہیں؟

یہی کوئی ۱۸ سے ۲۰ سال کے قریب تو ہوگئے ہوں گے۔

امی! میرا کلاس فیلو ہے بشارت، اس کے ابو بھی وہیں کام کرتے ہیں، جہاں میرے ابو کام کرتے ہیں، کل بشارت کو اس کے ابو نے نئی موٹر سائیکل لے کر دی ہے، امی یقین کریں وہ اتنا خوش ہو رہا تھا کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتا۔ اس نے مجھے کافی دیر تک اپنی بائیک پر گھمایا تھا۔ امی پلیز آپ ابو سے کہہ کر مجھے بھی بائیک دلوا دیں۔

عباد اللہ بیٹا، آپ کے دوست کے ابو کا نام کیا ہے؟

امی! بشیر احمد، P.E.C.H.S کی کمپنی میں آفس اسسٹنٹ ہیں اور ڈرگ روڈ کالونی میں ان کا گھر ہے۔

بیٹا! میں آپ کے ابو سے بات کرکے دیکھتی ہوں شاید وہ کہیں سے لون وغیرہ لے کر آپ کی خواہش پوری کردیں، آپ کو تو معلوم ہے، اکیلی تنخواہ میں ہمارا کس طرح گزارا ہو رہا ہے؟

امی! بشیر انکل تو ابو سے جونیئر ہیں پھر انہوں نے بشارت کو کیسے بائیک دلا دی؟ آپ ابو سے بات تو کریں پلیز۔

اچھا بیٹا! میں تمہارے ابو سے بات کرکے تمہیں بتاؤں گی، بس اب تم یہ سوچنا چھوڑ دو اور دودھ پی کر آرام کرو۔

AD, AD

ارے بشارت تم؟ کہاں جا رہے ہو اور یہ کیا AD، AD کرتے ہو۔ اللہ کے بندے میرا اچھا بھلا نام ہے اسے تو نہ بگاڑو، پلیز آئندہ پورا نام لینا۔

اوکے بابا! اوکے، چلو بیٹھو پہلے شہر کا راؤنڈ پھر آئس کریم، تم بھی کیا یاد کرو گے۔

چلو۔

بشارت! یہ شام کو تمہارے ساتھ لڑکا کون تھا؟

ابو! وہ میرا کلاس فیلو عباد اللہ تھا، وہ آپ کے ساتھ نہیں کام کرتے... انکل اعجاز... یہ ان کا بیٹا ہے۔

بیٹا! کیا اس کوشش کے طور پر...

آپ صحیح سمجھ رہے ہیں ابو، عباد اللہ پر میری محنت شروع ہو چکی ہے اس کی غربت میرے مشن اور میری کوششوں میں ضرور مددگار ثابت ہوگی آپ صرف تھوڑا سا انتظار کریں، مجھے امید ہے جلد از جلد میں اسے شیشے میں اتار لوں گا۔

عباد اللہ! تم کب بائیک لے رہے ہو؟

یار! میرے ابو کے پاس پیسے نہیں ہیں، ہمارا تو مہینہ کا خرچ ہی بڑی کھینچ تان سے ہوتا ہے، ایسے میں بائیک... فی الحال تو ممکن نہیں ہے۔

اگر تم ایگری ہو!... تو میں تمہارا یہ مسئلہ بڑی آسانی سے حل کر سکتا ہوں۔

کیا تمہارے پاس پیسے بنانے والی مشین آگئی ہے؟

چلو تم ایسے ہی سمجھ لو، اگر تم میری بات کو سنجیدگی سے لو... تو میں بات کروں۔

بولو!!

عباد! اگر تم راضی ہو جاؤ تو میں تمہاری شادی اپنی چھوٹی بہن حنا سے کروا سکتا ہوں، شادی کے بعد نوکری کے لئے ابو تمہیں باہر ملک بالخصوص آسٹریلیا بھجوا سکتے ہیں، ابو کے کچھ جاننے والے ہیں جو پیسے لے کر اچھی جگہ نوکری پر لوگوں کو باہر بھجواتے ہیں، اس طرح تمہارے گھر والوں کی بھی مدد ہو جائے گی اور تمہیں ایک اچھا روزگار بھی مل جائے گا، اس کے بعد پیسہ ہی پیسہ ہوگا اور تم... پھر تم اپنے دل کی جتنی بھی خواہشیں ہوں، آرام سے پوری کرتے رہنا۔

یار! تجویز تو تمہاری معقول ہے، مگر میرے گھر والے شاید.....

ان کو کسی بھی طرح راضی کرنا تمہارا کام ہے، باقی میری ذمہ داری ہے۔

www.khatm-e-nubuwwat.com www.khatm-e-nubuwwat.info www.lataik.info

تم ہی کوئی مشورہ دو۔

اچھا تو سنو.....

امی کھانا دیں بہت زور کی بھوک لگ رہی ہے۔

بیٹا! دو منٹ ٹھہرو، میں ذرا دال میں بگھار لگا دوں، پھر دیتی ہوں۔

کیا! آج پھر دال پکائی ہے؟ اُف میرے اللہ! امی آخر کب ہماری جان چھٹے گی اس دال سے؟ میں تو تنگ آ گیا ہوں، دال کھا کھا کر، جب دیکھو دال، کبھی چنے کی، کبھی مونگ کی، کبھی ارہر کی، میں پوچھتی ہیں جاتا، مجھے کڑاہی گوشت چاہیے، ابھی اور اسی وقت۔

عباد بیٹا! کیا ہوا ہے تمہیں؟ آج سے پہلے تو کبھی تم نے مجھ سے اس طرح بات نہیں کی، کیا کسی سے لڑ کر آ رہے ہو؟

امی! برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے، آخر کب تک ہم حالات کا رونا روتے رہیں گے، مجھے تو نہیں لگتا کہ ابو کی تنخواہ سے ہماری تنگی دور ہو اور ہمارے اچھے دن آ ئیں۔

بیٹا، ماشاء اللہ! اب تم بھی جوان ہو گئے ہو تعلیم سے فراغت کے بعد جب تمہیں بھی اچھی سی نوکری مل جائے گی تو انشاء اللہ ہمارے حالات بالکل صحیح ہو جائیں گے، صرف تھوڑا سا اور برداشت کرو، اس طرح رزق کی ناقدری کرو گے تو اللہ میاں ناراض ہو جائیں گے۔

امی! یہ تو بتائیں کیا تعلیم سے فراغت کے بعد مجھے نوکری مل جائے گی؟ نہیں امی، اس کے لئے بھی مجھے کئی سال دھکے کھانے پڑیں گے، سفارشیں لگوانی پڑیں گی، ہزاروں روپے رشوت دینے پڑیں گے، پھر کہیں جا کر ملے گی... نوکری... تنخواہ کتنی ہوگی 5 یا 9 ہزار، اس سے کیا ہوگا؟ گھر کا خرچ چل سکے گا، ضروریات پوری ہوں گی یا میری شادی ہوگی؟ نہیں امی، مہنگائی کے اس دور میں ان نوکریوں سے کچھ بھی نہیں ہوگا، میں بھی ابو کی طرح ساری زندگی اپنی اور اپنے بچوں کی خواہشیں دبا دبا کر زندگی گزاروں گا نہیں امی! میرا ایسے گزارا نہیں ہوگا، اس کے لئے میں نے کچھ سوچا ہے؟ آپ ابو سے بات کرلیں!

کیا سوچا ہے تم نے؟

امی... میں اپنے دوست بشارت کی بہن حنا سے شادی کرنا چاہتا ہوں، انکل کے کچھ دوست ہیں جو اچھی تنخواہ پر لوگوں کو باہر بھجواتے ہیں، مجھے امید ہے حنا کے ابو شادی کے لئے مجھے بھی باہر بجھوا دیں گے؟ آپ ابو سے اجازت لے دیں، مجھے اپنی گڈ لائف کے لئے گڈ وائف درکار ہے اور وہ ہے حنا اور صرف حنا۔

عباد اللہ کے ابو! کچھ بات کرنی ہے آپ سے؟

ہاں کہو!

وہ... عباد اللہ شادی کرنا چاہتا ہے، حنا سے، ہیں! کون حنا؟ اور یہ اس نے اپنی مرضی کب سے چلانا شروع کر دی ہے؟

حنا اس کے دوست بشارت کی بہن ہے وہ اس سے شادی کے بعد.....

ہوں! تو اس کا مطلب ہے یہ ساری پٹی اس کو بشیر نے پڑھائی ہے، اسی نے اس کو یہ سبز باغ دکھائے ہیں۔

پلیز! آپ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں، آخر ایسا ہو جائے تو کیا ہے؟ ہمارے بیٹے کا مستقبل سنور جائے گا، کچھ ہمارے گھر میں بھی خوشحالی آ جائے گی، کب تک گزرے گی اسی طرح؟

اس کا مطلب ہے اس نے تمہیں بھی شیشے میں اتار لیا ہے۔

دراصل مجھے اس کی بات معقول لگی تھی، اس لئے.....

بیگم! بشیر کے بارے میں لوگوں کے تاثرات صحیح نہیں ہیں، سنا ہے اس کا عقیدہ بھی خراب ہے لوگ اسے قادیانی سمجھتے ہیں، گو بظاہر اس نے کبھی شو نہیں کیا، لیکن اس معاملے میں ہاں کرنے سے پہلے میں تحقیق کرلوں پھر کچھ بتاؤں گا۔

عباد اللہ کے ابو! مبارک ہو! ہمارا بیٹا پاس ہو گیا فرسٹ گریڈ آیا ہے، اب تو اس خوشی کے موقع پر آپ اس کے رشتے کے لئے ہاں کر دیں، اس کی خوشی دوبالا ہو جائے گی۔

بیگم! پتہ نہیں کیوں دل میں ایک کھٹکا سا ہے، میں نے اپنے طور پر سن گن لینے کی پوری پوری کوشش کی ہے، یا تو وہ بہت پکا ہے، ظاہر نہیں ہو رہا یا پھر لوگوں نے غلط اندازہ لگایا ہے، میں کچھ فیصلہ نہیں کر پا رہا ہوں۔

آپ لوگوں کی باتوں کو چھوڑیں، لوگ تو کسی کے پاس دو پیسے دیکھ کر ایسی سیدھی باتیں بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ ہاں کریں تاکہ کل ہی ہم بات پکی کر آئیں، میں حنا بیٹی سے ملی ہوں اللہ، جتنی وہ خوبصورت ہے اتنی ہی خوب سیرت بھی ہے، میں جلد از جلد اس کو اپنی بہو کے روپ میں دیکھنا چاہتی ہوں۔

بیگم! جیسے تمہاری مرضی۔ اللہ بہتر کرے گا، آج تک حنا خوبصورت ہاتھوں میں گئی تو دیکھی تھی، لیکن "حنا" خود اتنی خوبصورت ہوگی، میں نے سوچا بھی نہ تھا۔

آپ سوچتے رہیں مجھے تو نیند آ رہی ہے۔

کیا!!!

عباد اللہ! آپ کا پاسپورٹ بن کر آ گیا ہے، اب آپ ان فارم پر سائن کر دیں تاکہ آپ کے ویزہ کے لئے کوشش کرسکوں۔

انکل یہ فارم کس کمپنی کے ہیں؟

بیٹا! یہ ٹیکنی ٹیسٹ ادارہ کے ہیں۔ (شاہراہ قائدین سے ہٹ کر P.E.C.H.S میں ایک افرادی قوت کو صنعتی کام سکھانے کا ادارہ ہے، اس ادارہ کا نام ”ٹیکنی ٹیسٹ“ ہے، بظاہر تو یہ ایک ادارہ ہے مگر درحقیقت یہ قادیانی تخریبی کارروائیوں کا ایک مرکز ہے، تربیت کی آڑ میں یہاں قادیانی اپنے مذموم عزائم ترتیب دے کر اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ یہی وہ ادارہ ہے جو مسلمانوں کے بچوں کو احمدی (قادیانی) ظاہر کرکے باہر نوکریوں کے لئے بھیجتا ہے، جو اپنا ایمان گنوانے کے ساتھ ساتھ زندگی بھی گنوا دیتے ہیں، کیونکہ جو مسلمان بچے اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرکے باہر گئے ہیں، ان میں سے ایک آدھ ہی زندہ لوٹا ہے باقی کہاں گئے، یہ بتانا آج تک اس ادارہ پر قرض ہے)۔ اس ادارہ والے تمہیں آسٹریلیا کا ویزا دلوادیں گے، وہاں پر میرے کئی دوست اچھی اچھی پوسٹوں پر ہیں، ان سے کہہ کر میں تمہیں بھی اچھی سی جاب دلوادوں گا، تنخواہ بھی ٹھیک ٹھاک ہوگی، پھر تو تمہارے وارے نیارے ہوجائیں گے، خوب ٹھاٹ باٹ سے عیش کرنا، گاڑی بنگلہ جو چاہو بناتے رہنا۔

سچ انکل۔

بالکل سچ.... لو یہاں سائن کردو۔

انکل.... یہ.... احمدی، پر میں تو؟

کم آن بیٹا! سائن کرو۔

اوکے، انکل۔

کیوں ابو کیسی رہی میری پلاننگ؟

ویری گڈ! آخر بیٹے کس کے ہو، واہ، واہ، واہ۔

ابو! اب آپ مرکز سے ۲۰ لاکھ سے کم نہ لیجئے گا، آخر ہم اتنی محنت کرتے ہیں، روپیہ پیسہ پانی کی طرح بہاتے ہیں، ہمیں بھی تو کچھ ملے، اب ساری زندگی اس کی کمائی وہ کھائیں اور ہمیں ہزاروں پر ٹرخا دیا جائے اب ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

بیٹا! تم حنا کو سنبھال لینا وہ جذباتی لڑکی ہے ان معاملوں کو نہیں سمجھتی کہیں مسئلہ نہ بنادے۔

اوہ! نو ابو.... میرا آئندہ کا ٹارگٹ ایسا ہوگا کہ وہ عباد کو فوراً بھول جائے گی، آپ عباد کو صرف جانے دیں، پھر دیکھنا۔

عباد بیٹا! کب جانا ہے تمہیں؟

امی! انشاء اللہ اتوار کی صبح کی فلائٹ سے جاؤں گا، بس آپ دعا کریں میرا وہاں دل لگ جائے۔

بیٹا! میں تو پل پل تمہاری خیریت کی دعا مانگتی رہتی ہوں، تم بھی مانگا کرو، ویسے بھی آج جمعہ ہے، نماز کے بعد امام صاحب سے اپنے لئے دعا کروالینا۔

جی اچھا امی!

تو میں عرض کررہا تھا۔

قادیانیوں کو ”احمدی“ کہنا یا قادیانیوں کا احمدی کہلوانا، اسی طرح غلط ہے جس طرح ان کا اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا یا انہیں مسلمان سمجھنا، کیا کوئی عقلمند، ذی شعور مسلمان قادیانیوں کو مسلمان کہتا ہے؟ نہیں نا، اسی طرح قادیانیوں کو احمدی کہنا بھی غلط ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر یہ اپنے دعویٰ سے کیوں منحرف ہورہے ہیں، حالانکہ قادیانیوں نے ۱۹۴۱ء میں اپنا نام ”قادیانی“ خود تجویز کیا تھا۔

جب قادیانی جماعت میں حکیم نورالدین بھیروی کی جانشینی کے مسئلہ پر اختلاف پیدا ہوا اور آنجہانی مرزا محمود کو ایک گروپ نے زبردستی جانشین مقرر کردیا تو مولوی محمد علی لاہوری کے گروپ نے مرزا محمود سے اختلاف کرکے اپنا مرکز لاہور بنالیا۔ انہی دنوں قادیانی گروپ نے اپنی سالانہ جنتری شائع کی، جس کے سرورق پر تحریر ہے: ”احمدی جنتری ۱۹۴۱ء“ یہ جنتری میرے پاس موجود ہے، اس جنتری میں جو مرزا محمود کی ہدایت پر شائع کی گئی، مرزا غلام احمد قادیانی کے، بزعم خود ایک صحابی اور قادیانی جماعت کے مفتی ڈاکٹر محمد صادق کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا مفتی مذکورہ نے عنوان دیا ہے: ”ہم قادیانی ہیں یا لاہوری“ مذکور مضمون میں اپنی جماعت کا نام قادیانی تجویز کرتے ہوئے دس دلیلیں پیش کی ہیں، جن میں سے چند میں آپ کو سناتا ہوں:

۱:..... ہمارے بانی سلسلہ کا مکمل نام غلام احمد قادیانی تھا، اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری۔

۲:..... آپ کی (مرزا قادیانی) وحی میں آپ کے نزول کے متعلق لفظ قادیان آیا ہے نہ کہ لاہور، اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری۔

۳:..... بانی سلسلہ نے سالانہ جلسہ کرنے کا اعلان اپنے مرکز قادیان میں کیا نہ لاہور میں... اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری۔

۴:..... بہشتی مقبرہ قادیان میں بنایا گیا نہ کہ لاہور میں، اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری۔

۵:..... مرزا صاحب نے جماعت والوں کو ہجرت کرکے قادیان میں آنے کی دعوت دی نہ کہ لاہور میں.... اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری۔

۶:..... مرزا صاحب کو بذریعہ کشف دکھایا گیا کہ قادیان ترقی کرے گا، اس کی رونق بڑھے گی، برخلاف اس کے لاہور کے متعلق آپ کو (مرزا صاحب) کو اطلاع دی گئی کہ ایک وقت آئے گا کہ لوگ کہیں گے لاہور بھی کوئی بڑا شہر تھا، گویا لاہور پر کوئی بھاری تباہی آنے والی ہے، اس لئے ہم قادیانی ہیں نا کہ لاہوری۔

ان چند دلیلوں سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے

کہ احمدی کہلوانے والے حضرات کو ''قادیانی'' کہنا صحیح اور درست ہے۔

میں یہاں یہ بھی بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی شیطانی وحی کے مطابق جو بقول مرزا صاحب ''ٹیچی ٹیچی'' فرشتے کے ذریعے ہوتی تھی ''قادیان'' کا اتنا ہی بلند مقام ہے جتنا ہم مسلمانوں کے نزدیک مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا ہے۔

مرزا صاحب نے قادیان کو خدا کے نبی کی تخت گاہ کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ قادیان کا نام قرآن میں موجود ہے (بالکل جھوٹ، قرآن شریف میں قادیان تو کیا اس سے ملتا جلتا نام بھی نہیں ہے)۔

جب قادیان کی بستی اتنی محترم اور مقدس ہے تو قادیانی حضرات قادیانی کہلوانے سے الرجک کیوں ہیں اور عار کیوں محسوس کرتے ہیں؟ ہمیں امید ہے کہ مذکورہ بالا حقائق کے بعد وہ اس حقیقت کو تسلیم کرلیں گے کہ قادیانیوں کو قادیانی کہنا ہی زیادہ صحیح ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اُف میرے اللہ...... یہ میں کیا کر بیٹھا.... نوکری اور پیسوں کی لالچ میں، میں نے اپنے آپ کو... احمدی لکھوایا.... یہ احمدی تو... کافر ہیں تو کیا... میں... کافر ہوگیا... میرے سسرال والے قادیانی ہیں... مجھے پتہ بھی نہ چلا... میری حنا... اُف... کیا وہ بھی.... اس کے آنے سے تو ہمارے گھر میں رونق آ گئی ہے.... وہ تو.... وہ تو ابو کی لاڈلی ہے.... امی.... امی اس کے بغیر کیسے رہیں گے.... ان کی تو وہ آنکھ کا تارا ہے.... اور کیا میں... میں اس کے بغیر رہ سکوں گا.... نہیں بالکل نہیں۔

یا اللہ! یہ کیا ہوگیا؟ میری چھوٹی سی غفلت اتنا بڑا فساد بن جائے گی.... یہ تو میں نے سوچا بھی نہ تھا۔ یا اللہ! تو ہی مدد فرما، یا اللہ مدد فرما، یا اللہ!!!

وہ جو ہزار تاکید اور سمجھانے کے باوجود بھی کبھار صرف جمعہ کی نماز پڑھا کرتا تھا، آج بعد نماز... اس طرح گڑگڑاتے.... دعا مانگتے دیکھ کر امام صاحب کو بڑی حیرت ہوئی۔

امام صاحب نے بڑی شفقت اور محبت سے عباد کی پیٹھ سہلائی اور اس کی خیریت دریافت کی، تو.... وہ جو زخمی دل لئے گوگوں کی کیفیت میں بیٹھا تھا.... امام صاحب کی شفقت و ہمدردی.... ان کے کاندھے سے لگ کر.... بلک بلک کر رو پڑا اور اپنی نادانی کی داستان.... ہچکیاں لے لے کر امام صاحب کو سنادی۔

صدیقی صاحب جو اب تک محلہ کا مسئلہ سمجھ کر الگ کھڑے تھے، وہ بھی چونک گئے، عباد کے پاس بیٹھ کر انہوں نے کچھ معلومات لیں، پھر امام صاحب سے کہا کہ آپ اس کو کلمہ پڑھا کر اس کے ایمان کی تجدید اور توبہ کروائیں رہا جہاں تک اندرون خانہ والا مسئلہ ہے، مجھے امید ہے انشاء اللہ وہ بھی حل ہوجائے گا۔

آپ بھی ٹھیک کہہ رہے ہیں، لیکن اس نے اپنی بیوی کے اب تک کے رویے کے بارے جو کچھ مجھے بتایا ہے، اس سے مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ وہ شکاری لڑکیوں سے ہٹ کر عام سی لڑکی ہے اسے قادیانیت سے زیادہ آشنائی نہیں ہے، مجھے امید ہے اگر پیار محبت سے اسے حقیقت حال سے آگاہ کیا جائے اور ترغیب دی جائے تو انشاء اللہ وہ تائب ہوجائے گی، وہ اپنا ہنستا بستا گھر اجڑتے نہیں دیکھ سکے گی۔

میں ابھی عباد کے ساتھ اس کے گھر جارہا ہوں، آپ تمام ساتھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں انشاء اللہ فتح حق کی ہوگی۔

حنا.... اگر تم.... اپنے ابو، امی کی طرح اپنے عقیدہ پر ڈٹ جائیں تو...

نہیں! یہ کیسے ہوسکتا تھا؟ جب حق کچ میرے سامنے واضح ہوگیا تھا تو بے جا ڈٹ جانے کا کیا سوال... گو امی ابو وغیرہ سے کٹ جانے کا دکھ ضرور ہے.... لیکن.... ان کی خاطر میں اپنی اس چھوٹی سی جنت کو کیسے چھوڑ سکتی تھی میں دوزخ کا انگارہ نہیں، جنت کا پھول بننا چاہتی ہوں۔

انشاء اللہ اب ہم زندگی بھر یہی مقصد لے کر اپنے اس ملک خداداد کو قادیانیت سے پاک کرکے گلستان بنادیں گے۔ انشاء اللہ ☆☆

عقل و شریعت

جن لوگوں کو خدا نے نور ایمان اور فراستی استعداد عطا فرمائی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ عقل اور شریعت میں تنافر اور تضاد ہرگز نہیں ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ عقل بغیر شرع کے بالکل عاجز اور اندھی ہے اور شرع عقل کے بغیر اپنا مدعا پورا نہیں کرسکتی، شریعت کا ماخذ مستند قرآن کریم اور قول رسول ہے اور قول رسول کو راستی کی کسوٹی پر پرکھنا عقل ہی کا کام ہے۔

عقل کے طرف داروں اور فلاسفروں کو خیال رکھنا چاہئے کہ جب تک شرع کی نورانیت سے دل کا چراغ روشن نہ کیا جائے، محض عقل سے مذہبی مشکلات اور پیچیدگیوں کو حل کرنا کسی طرح ممکن نہیں۔

عقل کو تندرست اور صحت مند آنکھ کی طرح تصور کیجئے اور قرآن کو آفتاب کی طرح خیال کیجئے تو جس طرح آنکھ سورج کے بغیر اپنی ذات سے اندھی ہے، اسی طرح عقل روحانی معاملات میں شریعت کے بغیر بالکل اندھی ہے۔ (المنقذ من الضلال، امام غزالی)

چارروزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی پروگرام

رپورٹ: ابو محمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیراہتمام چارروزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا جس میں مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت استاذ القراء مولانا قاری احسان اللہ نقشبندی کے حصہ میں آئی۔ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ نعت پیش کرنے کے لئے حافظ محمد اشفاق کا انتخاب کیا گیا، معزز مہمانان گرامی اور اہل علاقہ نے سب پروگراموں میں بھرپور شرکت کی۔

تربیتی پروگرام کی پہلی نشست جامع مسجد توحید گلشن حدید فیز 1 میں منعقد ہوئی، جس میں نقابت کے فرائض مولانا محمد اسحاق نے ادا کئے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے بیان میں حاضرین سے کہا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر سب کچھ قربان کرسکتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی نہیں کرسکتے، لہٰذا ہم سب کو اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یکجان ہوکر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا احمد میاں حمادی نے تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر مفصل روشنی ڈالی اور مسلمانوں سے سوال کیا کہ آپ بتائیں ایسے کفریہ اور ملحدانہ عقائد رکھنے والے مسلمان ہوسکتے ہیں؟ سب نے یک زبان جواب دیا: ہرگز نہیں، حضرت مولانا طوفانی کی پُرسوز دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا، یہ پروگرام مولانا احسان اللہ ہزاروی سابق ایم پی اے خطیب جامع مسجد توحید کی سرپرستی میں منعقد ہوا، پروگرام کا انتظام حلقہ گلشن حدید اور اسٹیل ملز کے رفقانے کیا جن کی سرپرستی مولانا صادق شاہ نے کی۔

دوسری نشست بعد نماز ظہر جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن لانڈھی میں منعقد ہوئی جس میں مولانا محمد اسحاق نے ابتدائی گفتگو کرنے کے بعد معزز مہمان مولانا محمد اکرم طوفانی کو دعوت خطاب دی، مولانا طوفانی نے اپنے پُرجوش اور پُرسوز انداز تکلم میں ''عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری'' کے عنوان پر تقریباً پون گھنٹہ خطاب کیا اور اس کے بعد دعا کی۔

تیسری نشست شہید اسلام، حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی یادگار جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا میں بعد نماز عصر منعقد ہوئی، جس میں خطیب ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی نے وجد آفریں بیان کیا۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ آپ حضرات خوش نصیب ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سچے عاشق کی زیارت کی اور ان کا مشن آپ کو وراثت میں ملا ہے، اس لئے اس حقیقی میراث کی آپ لوگوں کو قدر کرتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر تحفظ ختم نبوت کا کام کرنا ہے ویسے بھی ختم نبوت کے تحفظ کا کام افضل الفرائض ہے اور جو کوئی یہ کام کرتا ہے، شفاعت نبوی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

تحفظ ختم نبوت تربیتی پروگرام کی چوتھی نشست بعد نماز عشا جامع مسجد مدنی سیکٹر 11-C میں زیر سرپرستی مولانا سعد اللہ خطیب جامع مسجد مدنی منعقد ہوئی۔ پروگرام کے جملہ انتظامات حلقہ نارتھ کراچی نے خدام ختم نبوت اور جانثاران تحفظ ناموس رسالت نے سرانجام دیئے یہ پروگرام اپنی نوعیت کا سب سے کامیاب ترین پروگرام تھا، نظم وضبط اور حاضری کے لحاظ سے بے مثال تھا۔ پروگرام میں نقابت کے فرائض عالمی مجلس کراچی کے مبلغ قاضی احسان احمد نے سرانجام دیئے۔

اس موقع پر مولانا محمد اکرم طوفانی نے نہایت سحر انگیز انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، رفعت اور شان بیان کی، اکابرین اور اسلاف کی یادگار باتیں بیان کرکے ایک سماں باندھ دیا۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کاروان احرار کے حدی خواں، گلشن محمدی کے عظیم جرنیل، قاطع مرزائیت ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ چار چیزیں ہیں: مال، جان، عزت و آبرو اور ایمان۔ حضرت شاہ جیؒ فرماتے تھے کہ اگر جان جانے کا خطرہ ہو اور مال دینے سے جان بچ جائے تو مال دے دو اور جان بچالو اور اگر عزت وآبرو پر بن جائے، ایسا وقت آجائے کہ اب عزت وآبرو خطرے میں ہے تو عزت وآبرو بچانے کے لئے مال بھی اور جان بھی دے دو، مگر اپنی عزت کی حفاظت کرو اور اگر باری آجائے سب سے قیمتی چیز ایمان کی تو پھر اس کی بقا اور حفاظت

اور آخرت کی سرخروئی کے لئے اس کو بچالو باقی سب چیزیں مال، جان، آبرو سب قربان کردو، اپنا ایمان بچالو۔ آج ہم اور آپ اس نازک دور سے گزر رہے ہیں کہ ہمیں اپنی تمام چیزوں کی حفاظت کرتے ہوئے اپنا دین ومذہب اور سب کو بچانا ہے تاکہ انجام خیر ہو۔ رب کریم آپ تمام جوانوں کی جوانی میں برکت نصیب فرمائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

پانچویں نشست بعد نماز عشا جامع مسجد بابری ثانی حلقہ بلدیہ سعید آباد میں مولانا قاری محمد ساجد کی زیرنگرانی منعقد ہوئی، جس میں علاقہ بھر کے جید علماء کرام نے بھرپور انداز میں شرکت کی، جن میں مولانا مفتی فیض الحق، مولانا سعید الرحمٰن، مولانا سیّد محمد شاہ، مولانا عبدالستار، محمد صابر، بھائی محمد شاہ اور یوسف عباسی اور دیگر اہل علاقہ شامل ہیں۔ مولانا محمد اسحاق نے پروگرام کا آغاز کیا، شرکا اور سامعین کو پروگرام میں تشریف لانے پر مبارکباد پیش کی۔ مولانا طوفانی نے نہایت جامع انداز میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کائنات نے رحمۃ للعالمین بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اپنوں کے لئے بھی رحمت، غیروں کے لئے بھی رحمت، دوستوں کے لئے بھی رحمت، دشمنوں کے لئے بھی رحمت، انسانوں کے لئے بھی رحمت، جانوروں کے لئے بھی رحمت، درختوں اور پھلوں کے لئے بھی رحمت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ایسی ذات تھی، ایسی رحمت تھی کہ سب کے لئے یکساں تھے، سراپا رحمت ہی رحمت تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اس ابر رحمت، اس آسمانی بارش کی طرح تھی جو پھولوں پر بھی برستی تھی اور کانٹوں پر بھی، جو باغ، پھل اور پھول سب کو سیراب کرتی تھی، وہ ویران اور خشک زمین کو بھی اپنی رحمت سے سیراب کرتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کل جہاں والوں کے لئے رحمت ہیں، امیر کے لئے، غریب کے لئے، گورے کے لئے، کالے کے لئے، مسلمان کے لئے، کافر کے لئے، ہاں ہاں! کافر کے لئے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات رحمت ہے اس کا اندازہ اب کافروں کو نہیں ہے بلکہ اس دن پتا چلے گا جب ایک دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ کاش! آج مرزائی اور قادیانی اس بات کو سمجھیں، ہم ان کے دشمن نہیں یہ جہنم کے راستہ پر جارہے ہیں، ہم تو ان کے محسن ہیں، ان کو سیدھا راستہ دکھا رہے ہیں، حق کو سنیں، پڑھیں اور اس کو قبول کریں اس میں ان کا فائدہ ہے، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کامیاب وکامران ہوجائیں گے۔

تحفظ ختم نبوت تربیتی پروگرام کی چھٹی نشست اندرون سندھ دھابے جی کے علاقہ جامع مسجد توحید غریب آباد میں منعقد ہوئی جس میں الحمدللہ! حسب سابق مولانا احسان اللہ فاروقی، حافظ محمد اشفاق، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اسحاق، حلقہ گلشن حدید کے عمر رفیق اور محمد رفیق، مولانا داؤد نے شرکت کی۔ مولانا محمد اسحاق اور مولانا عرفان کے ایمان افروز اور وجد آفریں بیانات ہوئے۔ یوں بحمدللہ! تمام پروگرام بحسن وخوبی اختتام کو پہنچے۔ رب کریم تمام پروگرام منعقد کرنے والوں کی سعی کو قبول فرمائے اپنی رضا ورضوان عطا کرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

☆☆..........☆☆

جھوٹی خوشامد کی سزا

ولید بن عبدالملک کے عہد حکومت میں ایک شخص نے ان کو خوشامد کے لئے ایک موضوع حدیث گھڑی اور موضوع سند کے ساتھ ان کے سامنے پیش کی، جس کا مضمون یہ تھا:

''اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو خلیفہ اور امیر المومنین بناتے ہیں تو اس کی حسنات لکھی جاتی ہیں اور سیئات نہیں لکھی جاتیں۔''

ولید بن عبدالملک نہ کوئی ولی ہیں، نہ متقی، نہ صلحا واتقیا کے طبقہ میں ان کا شمار ہے، مگر عہد نبوت کے قرب کی برکت کا اثر سب میں تھا۔ یہ حدیث سنی تو فوراً کہا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے، یہ حدیث نہیں ہوسکتی، کیونکہ حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

''اے داؤد علیہ السلام ہم نے آپ کو زمین کا خلیفہ بنایا ہے سو آپ لوگوں میں حق کا فیصلہ کریں اور خواہشات کا اتباع نہ کریں کہ اتباع ہوا آپ کو اللہ کے راستہ سے گمراہ کردے گا۔ بیشک جو لوگ اللہ کے راستہ سے گمراہ ہوتے ہیں، ان کے لئے سخت عذاب ہے، اس وجہ سے کہ وہ بھول گئے دن حساب کو۔'' (سورہ ص)

اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام جیسے اولوالعزم نبی کو خلیفہ بنانے کے ساتھ یہ ارشاد ہے کہ اگر (بالفرض) خلاف حق فیصلہ کریں گے تو عذاب شدید کے مستوجب ہوں گے پھر کسی دوسرے انسان کا کیا پوچھنا۔ (فتح الباری بتوضیح ص:۹۷، ج:۱۳)

الغرض ولید بن عبدالملک نے سمجھ لیا کہ روایت اس نے محض میری خوشامد کے لئے گھڑی ہے تو بجائے خوش ہونے کے اس کے خلاف کیا اور یہ شخص جو دین کو دنیا کے بدلے بیچنا چاہتا تھا دنیا میں بھی خائب وخاسر رہ گیا۔ نعوذ باللہ منہ۔

مرسلہ: ابوفضالہ احمد خان

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAHAQ.INFO

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسول آخریں صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم دینی واصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیاں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملت اسلامیہ کے بین الاقوامی

ہفت روزہ ختم نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین، ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک میں بھی جاتا ہے۔

خوبصورت ٹائٹل • کمپیوٹر کتابت • عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنئے ۔ بنائیے ۔ اشتہارات دیجئے ۔ مالی امداد فراہم کیجئے